يد الله على الجماعة ۔ ترمذی
لا جماعة الا بامارة ۔ دارمی

بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی
بیاد سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

جماعت اہلحدیث کا خصوصی ترجمان

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی
نگران اعلیٰ: حافظ عارف سلمان روپڑی

جلد 56 | جمعۃ المبارک 29 ربیع الثانی 1433ھ 23 تا 29 مارچ 2012ء | شمارہ 12 | فون 7656730 فیکس 7659847

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر کا سانحہ ارتحال

مورخہ 18 مارچ 2012ء کو جماعت اہلحدیث پاکستان کی مجلس شوریٰ ومجلس عاملہ کے اجلاس میں ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر کی اچانک موت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے مسلک اہل حدیث کے لیے بہت بڑا نقصان قرار دیا گیا، کیونکہ ان کی شہادت ﴿موت العالم موت العالم﴾ کی مصداق ہے اور دین حنیف کی ترویج اور سربلندی کے لیے ان کی خدمات ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ حضرت حافظ مرحوم توحید وسنت کے شیدائی اور دینی معاملات میں لفظ مداہنت سے کبھی آشنا نہیں تھے اور وہ کئی برسوں تک قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند کرتے رہے۔ ان کی رحلت سے جماعت ناقابل تلاف نقصان سے دوچار ہوئی ہے۔ اجلاس کے بعد نماز ظہر کے وقت ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی اور پھر فیصلے کے مطابق ایک وفد فیصل آباد قاری محمد حنیف مدنی، مولانا عبدالجبار مدنی، مولانا بلال احمد، قاری شاہد، نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ جبکہ دوسرا وفد خانیوال پہنچا جس میں امیر جماعت اہلحدیث پاکستان حافظ عبدالغفار روپڑی، حافظ عبدالوہاب روپڑی، حافظ عبدالوحید روپڑی، پروفیسر میاں عبدالمجید ودیگر احباب نماز جنازہ میں شریک تھے، جنازے کے بعد ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر کے لواحقین سے تعزیت کی اور صبر جمیل کی تلقین کی اور دعائے مغفرت کی کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین

جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس www.jaamia.com

درس حدیث

ابوعکاشہ عبداللطیف حلیم

شرائط استغفار

عن ابی هريره رضی الله عنه عن رسول الله ﷺ قال:" ان العبد اذا اخطأ خطيئةً نكتت فی قلبه نكتة سوداء فاذا هو نزع واستغفر و تاب سقل قلبه و ان عادزيد فيها حتى تعلو قلبه وهو الران الذی ذكر الله". (كلابل ران على قلوبهم ماكانوايكسبون) (جامع ترمذی، ابواب تفسير القران، باب ومن سورة ويل للمطففين، حديث: ٣٣٣٤)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ بن جاتا ہے، پس جب اس نے (گناہ) کو چھوڑ دیا اور استغفار کی اور توبہ کرلی تو اس کا دل پالش ہو جاتا ہے (اور بالکل صاف ستھرا ہو جاتا ہے) اور اگر (اس گناہ کی طرف) دوبارہ لوٹا تو وہ (سیاہی) اور زیادہ ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ سارے دل پر چھا جاتی ہے، جسے ران (زنگ) کہا جاتا ہے۔ جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے۔ ''ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کی کمائی (کرتوتوں) کی وجہ سے زنگ چڑھ چکا ہے۔''

استغفار دل کی صفائی و ستھرائی اور اس کی پالش کا کام دیتی ہے، گناہ کرنے کے باوجود اگر کوئی استغفار نہیں کرتا تو دل پر سیاہ نکتہ بنا رہتا ہے۔ جیسے جیسے گناہ کیا جائے اور استغفار نہ کی جائے تو دل مردہ ہو جاتا ہے، اسے گناہ پر ملامت اور احساس تک نہیں ہوتا۔ اس لیے غلطی اور خطا ہو جانے پر استغفار بہت ضروری ہے اور اس کے لیے تین شرائط کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے۔

1۔ اخلاص قلب وحضور مع الکلمات:

دل کا اخلاص صرف اللہ کے لیے ہو، یعنی استغفار صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کی جائے اور جو کلمات زبان سے ادا کیے جائیں ان پر دل پوری طرح حاضر ہو، اخلاص نیکی کی قبولیت کی بنیاد ہے۔ اس لیے استغفار کے کلمات ادا کرتے وقت دل کا خشوع وخضوع اور عاجز بہت ضروری ہے اور یہ بھی لازمی بات ہے کہ انسان جو کلمات استغفار زبان سے ادا کرے ان کا ترجمہ اور مفہوم جانتا ہو۔ جن کی ادائیگی سے دل کی کیفیت میں تبدیلی پیدا ہو، یعنی گناہ صرف اللہ کے لیے چھوڑے۔

2۔ گناہوں پر عدم اصرار:

استغفار کرنے کے والے کے لیے ضروری ہے کہ جس گناہ سے استغفار اور بخشش مانگے اس کو مکمل طور پر چھوڑ دے اگر اس پر مصر ہوگا تو استغفار کا کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ولم يصروا على مافعلوا وهم يعلمون (آل عمران:۱۳۵) وہ جانتے بوجھتے اپنے کرتوتوں پر مصر (بضد) نہیں رہتے۔ فضیل بن عیاضؒ کا قول ہے: استغفار بلا إقلاع توبة الكذابين (فتح الباری ۱۱/۹۹) بغیر گناہ کے ترک کیے استغفار کرنے والے جھوٹے ہیں۔

3۔ گناہ کے ترک کرنے پر دل تصدیق کرے کہ واقعی گناہ چھوڑ دیا ہے اور اس کا بدلہ ملنے کا پورا یقین ہو، نیز نیکی اور اطاعت کے کاموں پر پوری طرح مائل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا اس شرط کے بارے میں فرمان ہے: الامن ظلم ثم بدل حسنا بعدسوء فانی غفور رحيم (النمل:۱۱) جس نے ظلم (گناہ) کیا پھر گناہ کے بعد نیکی سے (اس گناہ کو) بدل دیا (یعنی برائی کے پیچھے نیکی کو لگایا) تو میں بے شک بخشنے والا رحم کرنے والا ہوں۔

بہت سے لوگ گناہ بھی کیے جاتے ہیں اور استغفار بھی کرتے ہیں، اپنے گناہ پر مصر رہتے ہیں حتیٰ کہ بعض لوگ غیبت وچغلی بھی خوب کر رہے ہوتے ہیں اور زبان سے استغفراللہ بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں، یہ تو استغفار کے ساتھ مذاق ہے۔ استغفار کرتے وقت ان شرائط کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توبہ و استغفار کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

جماعت اہلحدیث کا ترجمان
ہفت روزہ
تنظیم اہلحدیث
لاہور

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

جلد 56 ☆ شمارہ 12
29 ربیع الثانی ☆ 1433ھ
23 مارچ ☆ 2012ء
C.P.L - 104

فون: 7656730 / 7670968 فیکس: 7659847

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر انتظامی: مولانا عبداللطیف حلیم
منیجر: شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ/ڈیزائننگ: وقار عظیم بھٹی
0300-4184081

فہرست

اداریہ 3
الاستفتاء 5
تفسیر سورۃ النساء 6
ندوۃ العلماء...... 10
خطبہ جمعہ کے فضائل ومسائل 13
کائنات اسلام کے نقطہ نظر سے 16
تبصرہ کتاب 17

زرتعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 300 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم الحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

جماعت اہلحدیث کی مجلس عاملہ وشوریٰ کا مشترکہ اجلاس

جماعت اہل حدیث پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ اور شوریٰ کا مشترکہ اجلاس مورخہ 18 مارچ 2012ء بروز اتوار دن 10:30 بجے حضرت الامیر حافظ عبدالغفار روپڑی کی زیر صدارت جامعہ اہلحدیث کے وسیع وعریض ہال میں منعقد ہوا۔ 17 مارچ کی شام ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر کی شہادت کا المناک واقعہ پیش آچکا تھا، اراکین کی اکثریت نے نماز جنازہ میں شامل ہونا تھا اس لیے خیال یہی تھا کہ اجلاس ملتوی کردیا جائے گا لیکن رات کو ہی پشاور سے کراچی تک اراکین اس کثرت سے پہنچ گئے کہ حضرت الامیر نے فرمایا کہ اجلاس کرلیا جائے لیکن اس کا دورانیہ مختصر کردیا جائے تاکہ اجلاس کے بعد خانیوال شہر میں جنازہ میں شمولیت اختیار کی جاسکے۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کی سعادت قاری ذوالفقار حجازی مقیم جدہ سعودی عرب نے حاصل کی، قاری صاحب نے آیات قرآنی کی سبع قرأت میں انتہائی خوبصورت انداز میں تلاوت فرمائی، واضح رہے کہ قاری صاحب جدہ سے محض اجلاس میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے تھے اس کے بعد راقم الحروف نے حاضرین سے درخواست کی کہ جو احباب بھی ایجنڈے پر اظہار خیال کریں وہ اختصار سے کام لیں کیونکہ نماز ظہر سے قبل اجلاس ختم کرنا ہے۔ چنانچہ تمام مقررین نے مختصر انداز میں اپنی تجاویز وآراء پیش کرنے پر اکتفا کیا۔ سب سے پہلے حضرت حافظ عبدالوہاب روپڑی کو جو کہ جماعت اہل حدیث کے سیاسی ودیگر جماعتوں کے ساتھ رابطہ کے انچارج ہیں انہیں دعوت دی گئی کہ جماعت کی سال گذشتہ کی کارگزاری پیش کریں۔ حضرت حافظ صاحب نے جماعت اہلحدیث کی سال بھر کی تبلیغی، دعوتی پروگراموں کے علاوہ سیلاب کی تباہ کاریوں میں جماعت کی طرف سے متاثرین کی مالی معاونت اور آبادکاری کے سلسلہ میں مساعی جمیلہ اور اس کے علاوہ دیگر مذہبی جماعتوں سے رابطے بالخصوص دفاع پاکستان کونسل کے پلیٹ فارم پر جماعت اہلحدیث کی سرگرمیوں کے حوالے سے تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ حضرت حافظ عبدالوہاب روپڑی نے ایک بات بڑی اہم کی جسے ہر دینی جماعت کو اپنے لیے مشعل راہ بنانا چاہیے، انہوں نے فرمایا کہ ہم جو کام کرتے ہیں خالصتاً لوجہ اللہ کرتے ہیں محض رضائے الٰہی ہمارے پیش نظر ہوتی ہے، ریاکاری کے ڈر سے ہم اپنے کام کی تشہیر سے گریز کرتے ہیں، محض اپنی کاوشوں کا اتنا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے جماعتی احباب یہ نہ سمجھیں کہ ہمارا مرکز کام نہیں کررہا ہمیں اپنا کام بڑھا چڑھا کر پیش نہیں کرنا ہوتا۔ حضرت حافظ صاحب کے انداز کلام سے اراکین بہت متاثر ہوئے کہ آج میڈیا کے اس دور میں جبکہ ہر دینی سیاسی جماعت اپنے کام کو مبالغہ کی حد تک بڑھا کر پیش کررہی ہے، روپڑی خاندان میں اسلاف کی ابھی میراث بدرجہ اتم موجود ہے کہ اعمال میں اخلاص ہو اور ریاکاری سے

اجتناب کیا جائے۔ ایجنڈے کے اگلے نکتہ پر کہ موجودہ ملکی صورتحال اور جماعت کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہیے، اس موضوع پر صوبہ سرحد کے امیر پروفیسر ثناء اللہ خان ناظم اعلیٰ صوبہ سرحد مولانا محمد ادریس خلیل کراچی سے تشریف لائے ہوئے مولانا محمد شریف حصاروی سینئر نائب امیر جماعت اہلحدیث پاکستان، مولانا سلیم شاہد امیر جماعت اہلحدیث صوبہ پنجاب، قاری ذوالفقار حجازی، مولانا محمد رفیق طاہر ناظم تبلیغ جماعت اہلحدیث پاکستان و دیگر اراکین نے خطاب فرمایا۔ مقررین نے زیادہ زور اس بات پر دیا کہ ملکی صورتحال کے تناظر میں جماعتی لائحہ عمل طے کرنے کے لیے حضرت الامیر ایک کمیٹی تشکیل دیں جو اپنی تجاویز و آراء حضرت الامیر کو پیش کریں اور حضرت الامیر انکی روشنی میں جماعتی لائحہ عمل کا اعلان فرمائیں۔ بعدازاں سرپرست جماعت اہلحدیث پاکستان حافظ عبدالوحید روپڑی نے پاکستان کی سیاسی صورتحال، بالخصوص امریکہ میں وقوع پذیر ہونے والے 9/11 کے واقعہ کے بعد کی صورتحال پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے فرمایا کہ اب یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے کہ 9/11 کا واقعہ یہودیوں کی اپنی کاروائی ہے جس کے نتیجے میں امریکہ کو عالم اسلام کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے عراق اور افغانستان میں ہونے والی خونریزی اور اس میں سلفی العقیدہ لوگوں پر ٹوٹنے والی قیامت کا نقشہ پیش کیا اور برصغیر ہندوستان میں سلفی العقیدہ لوگوں کی قربانیوں تحریک مجاہدین اور اہلحدیث پر انگریز کے مظالم کالے پانی کی سزا اور پھانسی کی سزا جو اہلحدیث کے لیے عام کی گئی تھی، اس کا تفصیلی جائزہ پیش کیا۔ اکابرین و اسلاف کی اس یادگار جماعت کے لیے انہوں نے کارکنوں کو قربانی دینے کا درس دیا، اس کے بعد مولانا شکیل الرحمان ناصر کو دعوت دی گئی کہ وہ کچھ قراردادیں پیش کریں، مولانا شکیل الرحمان ناصر کو حضرت الامیر نے جماعت اہلحدیث پاکستان کا سیکرٹری اطلاعات مقرر فرمایا ہے، حاضرین سے ان کے تقرر کی توثیق کروائی گئی، مولانا شکیل الرحمان ناصر نے درج ذیل قراردادیں منظوری کے لیے پیش کیں جنہیں متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔

قراردادیں: (1) ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر کے قاتلوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ (2) نیٹو سپلائی بحال کرنے کے لیے حکومت نے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں، جماعت اہلحدیث اس کی مذمت کرتی ہے۔ (3) پاکستانی صنعتیں تباہ ہو چکی ہیں لہٰذا ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ لوڈشیڈنگ ختم کی جائے۔ (4) ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو پارلیمنٹ کے ذریعے رہا کروایا جائے۔

آخر میں صدارتی خطاب کے لیے حضرت الامیر حافظ عبدالغفار روپڑی کو دعوت دی گئی، حافظ صاحب نے تمام اراکین کو اجلاس میں تشریف لانے پر خوش آمدید کہتے ہوئے جماعتی صفوں میں اتحاد، یگانگت، تقویٰ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی افادیت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ پر توکل اور اللہ کی راہ میں کی جانے والی ہر محنت پر اللہ کی مدد پر یقین کامل رکھنے کی تلقین کی، انہوں نے ان تنصروا اللہ ینصرکم کے حوالے سے کارکنوں کو پوری زندگی اللہ کے دین کے غلبے کے لیے وقف کرنے کی تلقین کی۔ یوں ظہر کی نماز سے قبل یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا، اسٹیج کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ حاضرین کے لیے ظہرانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ نماز ظہر کے بعد حضرت حافظ عبدالرشید اظہر کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی، حافظ عبدالوحید روپڑی نے نہایت رقت آمیز انداز میں مرحوم کے لیے دعائیں کیں اور ہر آنکھ اشکبار تھی اور اپنے مرحوم بھائی کو دعاؤں کے ساتھ اس دنیا سے اگلے سفر کی روانگی کے لیے الوداع کیا گیا۔

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر کی المناک شہادت

مورخہ 17 مارچ 2012ء بروز ہفتہ نماز عصر کے بعد اہلحدیث کی نابغہ روزگار شخصیت جن کی زندگی نمونہ اسلاف تھی اور جو سعودی عرب کی طرف سے قائم کئے گئے اسلام آباد میں دفتر الدعوۃ والارشاد میں بطور مبعوث خدمات سرانجام دیتے ہوئے پاکستان اور سعودی عرب میں محبت و پیار اور خیر سگالی سفیر کی حیثیت رکھتے تھے، ان کے گھر میں گھس کر شقی القلب قاتلوں نے انہیں نہایت وحشیانہ اور بہیمانہ انداز میں شہید کر دیا۔ ان کی شہادت کی خبر نہ صرف پاکستان کے سلفی العقیدہ لوگ بلکہ دیگر دینی جماعتوں کے وابستگان اور پورے عالم اسلام میں کہرام برپا ہو گیا۔ ایک عالم باعمل رنجان مرنج شخصیت جس نے عمر بھر کسی سے ذاتی دشمنی نہیں رکھی، جس کے اخلاق حسنہ کا ایک زمانہ معترف اور جسے اللہ تعالیٰ نے وہ چہرہ عطا فرمایا تھا جو ہر مسلمان کو دیکھ کر مسکراتا ہی رہتا تھا۔ قاتلوں نے انہیں کیوں نشانہ بنایا یہ تو تفتیش سے بات سامنے آئے گی، ان کی اس المناک شہادت پر پاکستان کا ہر اہلحدیث فرزند غم واندوہ کی تصویر بھی بنا ہوا ہے اور سراپا احتجاج بھی ہے کہ اسلام آباد جیسے شہر میں بھی آ کر کسی کی زندگی محفوظ نہیں ہے تو امن کہاں ہوگا؟ حکومت کے ذمہ داران اس سانحہ کی سنگینی کو محسوس کرتے ہوئے فی الفور قاتلوں کی گرفتاری اور انہیں قرار واقعی سزا دلوانے کا اہتمام کریں، مرحوم شہید کا اہلحدیث جماعت میں کیا مقام تھا اس سے اندازہ لگالیں کہ ان کی پہلی نماز جنازہ اسلام آباد میں، دوسری نماز جنازہ فیصل آباد میں اور تیسری نماز جنازہ خانیوال میں ادا کی گئی۔ ہر جگہ فرزندان توحید کا اتنا اژدحام ہوتا تھا کہ بڑے بڑے گراؤنڈ کم پڑ جاتے تھے، جماعت اہلحدیث پاکستان وفد نے حضرت الامیر حافظ عبدالغفار روپڑی کی قیادت میں خانیوال میں نماز جنازہ میں شمولیت کی اور مرحوم کے فرزندان سے تعزیت کی۔ وفد کے ارکان میں حافظ عبدالوہاب روپڑی، مولانا محمد شریف حصاروی، پروفیسر میاں عبدالمجید، حافظ عبدالوحید روپڑی، مولانا جابر حسین مدنی شامل تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سفاک قاتلوں کو جلد انجام تک پہنچائے اور شہید کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆..........☆..........☆

الاستفتاء

حافظ عبدالوہاب روپڑی

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرح اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہماری مسجد جو تھانہ اکبری منڈی میں ہے کچھ عرصہ سے تکبیر کہنے پر معاملہ تو تراک پر آجاتا ہے، ایک صاحب جو یہ سمجھتے ہیں کہ تکبیر پڑھنے پر صرف ان کا حق ہے اگر کوئی اور نمازی تکبیر پڑھے تو وہ بھی غصے میں اونچی آواز میں تکبیر پڑھنا شروع ہو جاتے ہیں، ساتھیوں کے بار بار سمجھانے کے باوجود ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ مسجد میں ان کے علاوہ اور بھی نمازی آتے ہیں اسی مسئلہ پر ایک لڑائی ہوئی (جس مسجد میں اس وقت ہم سب بیٹھے ہیں بھی ہو چکی ہے) کل یہ معاملہ کچھ آگے ہی نکل گیا، جب اس شخص نے ایک شریف آدمی کو مسجد کے اندر ہی (جماعت ختم ہونے کے فوری بعد) اونچی آواز میں ذلیل، بے غیرت اور کتا جیسے لفظوں کا استعمال کیا، لہٰذا مہربانی فرما کر ایسے شخص کے بارے میں قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں، جبکہ بہت سے نمازی ان کی وجہ سے نماز کے لیے نہیں آتے۔ سائل: یونس بٹ، لاہور

الجواب بعون الوہاب: حدیث مبارکہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ جو اذان کہے وہی اقامت۔(ابو داود کتاب الاذان باب من اذن فھو یقیم ص 96 رقم الحدیث 514۔الموسوعة الحدیثیة مسند امام احمد ج 29 ص 79 رقم الحدیث 17537) لہٰذا اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ اقامت کہنا مؤذن کا ہی حق ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد انعم افریقی ضعیف راوی ہے، جس کو بعض محدثین نے ضعیف اور بعض نے منکر حدیث کہا ہے۔ (نیل الاوطار ج 3 ص 269۔270) حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ میں نے اذان کو خواب میں دیکھا تھا میری آرزو تھی کہ مجھے مؤذن مقرر کیا جائے آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ کو مؤذن مقرر فرما کر مجھے حکم دیا: فَاَقِمْ اَنْتَ کہ تم اقامت کہو۔(ابو داود کتاب الاذان باب من اذن فھو یقیم ص 96 رقم الحدیث 514) اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اقامت مؤذن کے علاوہ دوسرا شخص بھی کہہ سکتا ہے، یہ بھی روایت درست نہیں کیونکہ اس کی سند میں محمد بن عمرو الواقفی الانصاری البصری ضعیف راوی ہے۔(نیل الاوطار ج 3 ص 272) اس لیے جب دونوں طرف سے روایتیں ضعیف ہیں تو اس سے ثابت ہوا کہ اس مسئلہ میں وسعت ہے اگر مؤذن کے علاوہ کوئی اور دوسرا آدمی اقامت کہنا چاہے تو جائز ہے، لیکن بسا اوقات حالات کے پیش نظر مؤذن کا اذان کہنا ہی افضل اور بہتر ہوتا ہے تاکہ اختلاف اور بدنظمی سے بچا جا سکے، جیسا کہ سوال میں اختلاف کی طرف اشارہ کیا گیا ہے یا پھر امام کسی کو اقامت کہنے کا حکم دے۔

جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اذان دوہری اور اقامت اکہری کہے۔(بخاری بشرح الکرمانی کتاب الاذان باب الاذان مثنی ج 5 ص 7 رقم الحدیث 605)

کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے دو ہی مؤذن تھے، مدینہ میں حضرت بلالؓ جو مدینہ میں اذان اور اقامت خود کہتے۔ مکہ میں ابومحذورہ بھی اسی طرح ہی کرتے تھے، اس سے ثابت ہوا کہ مؤذن اور غیر مؤذن دونوں اقامت کہہ سکتے ہیں اگر امام اپنی صوابدید پر کسی کو اقامت کہنے کا حکم دینا چاہے تو اسے شرعاً اختیار ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا تھا۔ اس لیے ایسے کاموں میں جھگڑا نہیں کرنا چاہیے، اس کے علاوہ عام حالات میں بھی آپس میں اختلاف اور لڑائی درست نہیں، جو کام عام حالات میں جائز نہیں بھلا مسجد میں وہ کس طرح جائز ہوں گے؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کو زمین کا سب سے افضل اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ٹکڑا قرار دیا ہے کیونکہ مساجد صرف اللہ ذوالجلال کی عبادت کے لیے مختص ہوتی ہیں اس لیے ان کے مقام ومرتبہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان میں غیر شرعی اور ممنوع افعال سے بچنا ہی ضروری ہے جبکہ آپس میں اختلاف اور گالی گلوچ کرنا عام حالات میں بھی منع اور ناجائز ہے تو یہ عبادت گاہوں میں کس طرح جائز ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔" اسی طرح فرمایا کہ تمہیں بھی پہلی امتوں کی ایک بیماری لاحق ہوتی جارہی ہے وہ حسد اور بغض ہے اور یہ ایسی بیماری ہے جو (دل سے) دین کا صفایا کر دیتی ہے اللہ تعالیٰ کی قسم تم جنت میں داخل نہیں ہو سکو گے جب تک تم ایمان نہ لے آؤ جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو تم ایمان والے نہیں ہو سکتے، میں تمہیں ایسی چیز بتلاتا ہوں جو اس محبت کو دیر تک قائم رکھے گی وہ یہ ہے کہ تم آپس میں سلام کو عام کرو۔(ترمذی کتاب صفة یوم القیامة باب سوء ذات البین ج 7 جزء 7 رقم الحدیث 2511)

اس لیے تمام اہل اسلام کو احکام شریعت کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کرنا چاہیے، فقط

تفسیر سورۃ النسآء

(قسط نمبر18) **حافظ عبدالوہاب روپڑی** (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا (۲۹) وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا (۳۰)

"اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ باہمی رضامندی سے خرید وفروخت ہو (تو یہ درست ہے) اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے (۲۹) اور جو شخص ازراہ ظلم وزیادتی ایسے کام کرے گا تو ہم عنقریب اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔" (۳۰)

مشکل الفاظ کے معانی:

اَلْبَاطِلِ: ناجائز طریقہ۔

تَرَاضٍ مِّنْكُمْ: تمہاری باہمی رضامندی کے ساتھ۔

عُدْوَانًا: سرکشی۔ نُصْلِیْهِ: ہم اسے ڈالیں گے۔ یَسِیْرًا: آسان۔

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات مبارکہ میں عائلی ومعاشرتی احکام کو تفصیلاً بیان کرنے کی حکمت کا سبب مذکور تھا تاکہ تم ان پر اچھی طرح عمل پیرا ہو سکو۔ ان آیات کریمہ میں عائلی ومعاشرتی زندگی کے قوانین کے بعد مالی معاملات ظلم وسرکشی سے اجتناب کرنے کی تلقین کرتے ہوئے باہمی تجارت کے ذریعہ فوائد حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی اور ان معاملات میں ظلم وسرکشی کرنے پر جہنم کی وعید بھی سنائی گئی۔

التوضیح:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ.

عائلی ومعاشرتی قوانین کے بعد اللہ تعالیٰ مالی معاملات میں ظلم وزیادتی سے اہل ایمان کو منع فرمایا اور خاص طور پر تلقین کی کہ تم اپنے ہی مال آپس میں باطل طریقے کے ساتھ نہ کھایا کرو، البتہ باہمی رضامندی سے جو جائز وحلال تجارت ہو اس سے تم ایک دوسرے سے فائدہ اٹھا سکتے ہو، جذبہ اخوت وہمدردی کو پیدا کرنے کے لیے ایک دوسرے کے مال جیسے الفاظ استعمال فرما کر باہمی شفقت، محبت، ہمدردی، احسان اور باہمی تربیت کے احساس کو بیدار کیا گیا اور باہمی رضامندی سے منعقد ہونے والی جائز وحلال تجارت کرنے کی ترغیب دی گئی۔

باہمی تجارت کے شرعی اصول وضوابط:

1۔ تجارت اور باہمی رضامندی:

مسئلہ تجارت میں اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھنے کی سنت مطہرہ نے تعلیم دی ہے کہ کاروبار بائع ومشتری کی رضامندی سے ہو اگر ایک فریق بھی اس سودے پر سودا ہوتے وقت رضامند نہیں تو یہ تجارت کسی بھی طرح جائز نہ ہوگی۔

2۔ ناپ تول میں کمی حرام ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَاَوْفُوا الْكَیْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ. "اور جب ناپ کرو تو پورا پورا ناپ کرو اور (جب تول کرو تو) ترازو (کو) سیدھا رکھو۔" (بنی اسرائیل:35)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو قوم بھی ماپ اور تول میں کمی کرے تو اللہ تعالیٰ ان پر قحط سالی، مشقت اور بادشاہ کے ظلم وستم کو مسلط کر دیتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب العقوبات ص 664 رقم الحدیث 4019)

3۔ایسی تجارت سے اجتناب ضروری جوذکرالٰہی سے غافل کردے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْأَبْصَارُ. (اللہ کے گھر میں صبح وشام اللہ کی تسبیح پڑھنے والے ایسے)لوگ ہیں جن کو تجارت اور خرید وفروخت اللہ کا ذکر کرنے ، نماز پڑھنے اورزکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی وہ اس دن سے ڈرتے ہیں کہ جس دن دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔"(النور:37)

4۔مشتبہ ومشکوک اشیاء کی تجارت سے اجتناب کیاجائے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:مَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ. "کہ جوشخص شبہات میں واقع ہوجائے تووہ حرام چیزوں میں بھی پڑجائے گا۔"(صحیح مسلم کتاب البیوع باب اخذالحلال و ترك الشبهات ج6جزء 11ص 24رقم الحديث 1599)

5۔شریعت نے جن اشیاء کی تجارت سے منع کیا ہے ان کی تجارت نہ کرے، مثلاً کتا، بلی اور خون وغیرہ۔ابوجحیفہؓ فرماتے ہیں کہ:إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ. "بیشک رسول اللہ ﷺ نے خون اور کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے۔"(صحیح بخاری بشرح الکرمانی کتاب البیوع باب ثمن الکلب ج 10ص 73رقم الحدیث 2238)ایک دوسری روایت میں ابوزبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت کے متعلق پوچھا توانہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی قیمت لینے پرڈانٹ فرمائی ہے۔(صحیح مسلم کتاب المساقاة باب تحریم ثمن الکلب ج 5جزء 9ص 196رقم الحدیث 1569)

6۔زنا کی کمائی حرام:

ابوجحیفہؓ فرماتے ہیں کہ:إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْأَمَةِ. رسول اللہ ﷺ نے خون، کتے اورلونڈی کی (زنا کی) قیمت سے منع فرمایا ہے۔(صحیح بخاری بشرح الکرمانی کتاب البیوع باب ثمن الکلب ج 10ص 73رقم الحدیث 2238)اسی طرح ابومسعودؓ سے مروی ایک روایت میں مَهْرِ الْبَغِيِّ کے بھی الفاظ یعنی زانیہ عورت کی کمائی۔(صحیح بخاری بشرح الکرمانی کتاب البیوع باب ثمن الکلب ج 10ص 73رقم الحدیث 2237......صحیح مسلم باب تحریم ثمن الکلب ج5جزء 9ص 190رقم الحدیث 1567)

7۔کہانت یعنی مستقبل کی خبریں دے کرکمائی کرنا بھی حرام:

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت ،زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔(صحیح بخاری بشرح الکرمانی کتاب البیوع باب ثمن الکلب ج10ص 73رقم الحدیث 2237)

8۔شراب،مردار جانور،مردار کی چربی،خنزیر اور بتوں کا کاروبار بھی ممنوع:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب، مردار، سوراور بتوں کی تجارت کو حرام قرار دیا ہے۔آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مردار کی چربی کے متعلق آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں ؟ کیونکہ اس سے کشتیوں کوروغن کیا جاتا ہے اور کھالوں کو چکنا کیا جاتا ہے،لوگ اس کو چراغوں میں بھی جلاتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں وہ بھی حرام ہے۔(صحیح بخاری بشرح الکرمانی کتاب البیوع باب بیع المیتة والاصنام ج 10ص 72رقم الحدیث 2236 ...... صحیح مسلم کتاب البیوع باب تحریم بیع الضمر والمیتة ج6جزء 11ص 6رقم الحدیث 1581)

9۔حرام اشیاء کی تجارت پرتعاون کر کے مال حاصل کرنا بھی حرام:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ. "اور گناہ وزیادتی پرایک دوسرے کا تعاون نہ کرو۔"(المائدہ:2)

10۔قسمیں اٹھا کر چیز بیچنا بھی ممنوع:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (جھوٹی)قسم کھانے سے سامان تو بک جاتا ہے لیکن برکت ختم ہوجاتی ہے۔(صحیح بخاری بشرح الکرمانی کتاب البیوع بات یمحق اللہ الرباج 9ص 172رقم الحدیث 2087......مسلم کتاب کتاب البیوع باب النہی عن الحلف فی البیع ج 6جزء 11رقم الحدیث 1606)ایک دوسری روایت میں ہے کہ جھوٹی قسم اٹھا کر مال فروخت کرنے والے کے ساتھ نہ تو اللہ تعالیٰ کلام کریں گے اور نہ ہی نظر رحمت کے ساتھ اس کی طرف دیکھیں گے۔(صحیح مسلم کتاب الایمان باب غلظ تحریم اسبال الازاد ج 1جزء 2ص 95رقم الحدیث 106)

11۔خریدار اور فروخت کرنے والے کو بیع کالعدم کرنے کا اختیار ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے ہے،مجلس برخاست ہوجانے کے بعد فریقین کا طاقت یا کسی اور ذریعہ سے بیع کو ختم کرنا بھی حرام ہے اگر انہوں نے بوقت معاہدہ بیع ختم کرنے کی شرط لگائی تھی (جسے بیع خیار کہا جاتا ہے)

تو پھر اس بیع کا ختم کرنا شرعاً جائز ہے۔(صحیح بخاری بشرح الکرمانی کتاب البیوع باب البیعان بالخیار مالم یتفرقا ج 10ص 8رقم الحدیث 2110......صحیح مسلم کتاب البیوع باب ثبوت خیار المجلس ج5حزء 10ص141رقم الحدیث 1531)

13۔ہم جنس اشیاء کے باہمی تبادلہ کے لیے مندرجہ ذیل دوشرطوں کا پایہ جانا ضروری ہے، بدیگر صورت یہ تجارت ممنوع اور حرام ہوگی۔

1۔دونوں ہم جنس اشیاء کا وزن برابر ہو اگرچہ ان میں سے ایک چیز عمدہ اور دوسری ناقص ہی کیوں نہ ہو۔2۔ہم جنس اشیاء کا تبادلہ نقد ہو یعنی اسی وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جو جو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے، نمک نمک کے بدلے (خریدا جائے یا بیچا جائے) تو دونوں ہم وزن اور نقد ہوں جس نے زیادہ لیا یا دیا یہ سود ہے اور دونوں گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب البیوع باب الصرف و بیع الذهب ج 6حزء 11ص14رقم الحدیث 1588)

14۔مختلف اجناس یا چیزوں کا تبادلہ نقد جائز اور ادھار حرام ہوگا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ. "جب جنسیں مختلف ہوں پھر تم جس طرح چاہو بیچو بشرطیکہ سودا نقد ہو۔" (صحیح مسلم کتاب البیوع باب الصرف ج6حزء 11ص13رقم الحدیث 1587)

15۔اگر چیز کا وزن یا مقدار معلوم نہ ہو تو اسے مقررہ ومعلوم یا وزن والی چیز کے عوض بیچنا جائز نہیں۔

(صحیح مسلم کتاب البیوع باب تحریم بیع الصبرة التمرة المجهولة ج10حزء9ص141رقم الحدیث 1530)

16۔کسی زیور کو اس کے موتیوں وغیرہ کے سمیت فروخت کرنا بھی جائز نہیں جب تک کہ زیور کی وزن کی تعین موتیوں سے الگ نہ ہو جائے۔

(صحیح مسلم کتاب البیوع بیع للقلادة فيها خرزج 6حزء11ص 15رقم الحدیث 1591)

17۔مجہول چیز کی خرید وفروخت بھی منع ہے۔(صحیح بخاری کتاب البیوع باب بیع المنابذة ج10ص26رقم الحدیث 2146)

18۔قحط سالی کی صورت میں غلہ مہنگا کرنے کے لیے روک لینا بھی منع ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البیوع باب تحریم الاحتکار ج 6 حزء11ص36رقم الحدیث 1605)

19۔مشترکہ چیز کو تقسیم یا حصہ دار کی اجازت کے بغیر فروخت کرنا بھی منع ہے

(صحیح مسلم کتاب البیوع باب الشفعة ج 6حزء 11ص38رقم الحدیث 1608)

20۔کسی کی بیع پر بیع کرنا بھی ممنوع ہے۔

(صحیح البخاری بشرح البخاری کتاب البیوع باب لا بیع علی بیع اخیه ج10ص22رقم الحدیث 2139)

کسب معاش کے جائز طریقے:

کسب معاش کے لیے ہر وہ طریقہ جائز اور اس سے حاصل شدہ مال انسان کے لیے حلال ہے، جن سے کسب کی شرعاً ممانعت نہیں اور وہ بے شمار ہیں لیکن ان میں سے چند ایک یہ ہیں، تجارت، ہبہ، صدقہ، میراث، اجارہ (ملازمت مزدوری اور کرایہ) وغیرہ۔

سب سے افضل:

کسب معاش کے مختلف ذرائع ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے سب سے افضل ذریعہ معاش تجارت اور محنت کو قرار دیا ہے۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کیا أَيُّ الْكَسْبِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ. "کہ کونسی کمائی سب سے افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا آدمی کا اپنے ہاتھ سے محنت ومشقت کرنا اور جائز تجارت۔"

(صحیح الترغیب والترهیب کتاب البیوع باب الترغیب فی الاکتساب ج2ص305رقم الحدیث 1690)

پاکیزہ کمائی کی شروط:

رسول اللہ ﷺ نے پاکیزہ کمائی ہاتھ کی محنت اور تجارت بتلائی ہے، یہ اس وقت پاکیزہ ہوگی جب اس میں مذکورہ شرائط پائی جائیں گی۔

1۔جھوٹ سے پاک ہو۔2۔وعدہ خلافی سے مبرا ہو۔3۔امانت میں خیانت نہ ہو۔4۔چیز خریدتے وقت قیمت میں کمی کرنے کے لیے بلاوجہ چیز کے عیوب بیان نہ کئے جائیں۔5۔سامان کی فروخت کے وقت چیز میں غیر موجود اوصاف بیان نہ کئے جائیں۔6۔وسائل کی موجودگی ادائیگی قرض میں ٹال مٹول نہ کی جائے۔7۔مقروض کو بلاوجہ تنگ بھی نہ کیا جائے۔

باہمی رضامندی کا مفہوم:

اللہ تعالیٰ نے تجارت میں باہمی رضامندی کا حکم دیا ہے لیکن اس سے مراد اضطراری رضامندی نہیں کیونکہ سود، جوا، رشوت میں اضطراری رضامندی پائی جاتی ہے، اس لیے یہ تینوں باہمی رضامندی سے خارج ہوں

گے۔مثلاً قرض لینے والے کو اگر قرض حسنہ مل جائے تو وہ کبھی سودی قرضہ لینے پر آمادہ نہیں ہوگا،اسی طرح ہر جواری جیتنے کی امید پہ جوا کھیلتا ہے اگر کسی کو ہارنے کا خطرہ ہو تو وہ کبھی جوا نہ کھیلے،اگر رشوت دینے والے کو یقین ہو کہ بغیر رشوت کے اسے اس کا حق مل جائے گا تو وہ کبھی رشوت دینے کے لیے تیار نہ ہو۔

وَلاَ تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا.

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ان کے نفسوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے اور اپنے نفوس کا قتل تین طرح کا ہے۔

1۔باطل طریقوں سے ایک دوسرے کا مال کھا کر اپنے نفس کو ہلاک کرنا۔

2۔ایک دوسرے کو ناحق قتل کرنا۔3۔خودکشی کرنا

حضرت عمرو بن عاص ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے 8ھ کو کسی سفر پر روانہ فرمایا تو رات کو میں محتلم ہوگیا،مجھے خدشہ لاحق ہوا کہ سخت سردی میں غسل کرنا جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے تو میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھا دی،میں نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:اے عمروؓ!تو نے اپنے ساتھیوں کو جنابت میں ہی نماز پڑھا دی میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے سخت سردی میں غسل کی وجہ سے موت کا اندیشہ تھا تو اس موقع پر مجھے اللہ کا یہ فرمان وَلاَ تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا یاد آیا تو میں نے انہیں تیمم سے نماز پڑھا دی،آپ ﷺ مسکرائے اور ان کو کچھ نہ کہا۔(مسند امام احمد بن حنبل الموسوعة الحديثية ج29ص346رقم الحديث 17812......سنن ابی دائود كتاب الطهارة باب اذا خاف الجنب البرد اتيمم ص65رقم الحديث 334)

خودکشی حرام:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فحديدته بِيَدِهٖ يَجَأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ مُخَلَّدًا بِيَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا. ''جس نے چھری کے ساتھ خودکشی کی تو (قیامت کے دن) چھری اس کے ہاتھ میں ہوگی جس کے ساتھ وہ اپنے پیٹ کو پھاڑے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ میں رہے گا اور جس نے زہر کھا کر اپنی جان کو ہلاک کیا تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ تھوڑا تھوڑا کر کے پیے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہے گا اور جس نے پہاڑ سے کود کر خودکشی کی تو وہ (مسلسل) جہنم کی آگ میں گرتا رہے گا اور اس (جہنم) میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔''(مسند امام احمد بن حنبل الموسوعة الحديثية ج 12ص416رقم الحديث 7448......صحيح بخارى كتاب الطب باب شرب السم ج 21ص40رقم الحديث 5778......مسلم كتاب الايمان باب بيان غلظ تحريم قتل الانسان نفسه ج1جزء 2ص98رقم الحديث109)

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی چیز کے ساتھ خودکشی کی تو اسے اسی چیز کے ساتھ قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔صحيح مسلم كتاب الايمان باب بيان غلظ تحريم قتل الانسان نفسه ج 1جزء 2ص99رقم الحديث 110)

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا.

جو شخص شریعت کے ممنوع کردہ امور کا ارتکاب کرے اس نے ظلم اور زیادتی سے کام لیا ہے،اللہ تعالیٰ نے اس کی سخت وعید فرماتے ہوئے اس کو جہنم میں داخل کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور انسان کو عذاب دینا اس کی نافرمانیوں پر اس کا مواخذہ کرنا اللہ تعالیٰ پر کوئی مشکل کام نہیں بلکہ اس آسان اور معمولی کام ہے جس میں کسی انسان کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیے۔

آیات مبارکہ سے اخذ شدہ مسائل:

1۔اہل ایمان کو ناجائز اور حرام ذرائع سے مال کمانے اور کھانے سے منع کیا گیا ہے۔

2۔باہمی رضامندی سے اسلامی اصولوں کے مطابق تجارت کو جائز قرار کرتے ہوئے اس پیشہ کو رسول اللہ ﷺ نے پسند فرمایا ہے۔

3۔ناجائز طریقے سے ایک دوسرے کا مال کھانا یا کسی کو ناحق قتل کرنا اور خودکشی کرنا درحقیقت اپنی جانوں کا ہی قتل کرنا ہے،جس کو شریعت اور صاحب شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔

4۔آمدن کے جائز ذرائع کو استعمال کرنا اور رزق حلال کمانا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رضامندی کا باعث ہے۔

5۔شرعی احکام کی نافرمانی ظلم اور زیادتی ہے جس کی سزا اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ بتلائی ہے جہنم میں کسی کو داخل کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے مشکل نہیں بلکہ بہت معمولی سی بات ہے۔

ندوۃ العلماء کے اصحاب ثلاثہ

مولانا سید سلیمان ندویؒ | مولانا مسعود عالم ندویؒ | مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

قسط نمبر 1

عبدالرشید عراقی

ندوۃ العلماء:

18ویں اور 19ویں صدی کا جو زمانہ یورپ کی تاریخ کا سب سے زریں زمانہ شمار ہوتا ہے، وہ مسلمانوں کی تاریخ کا سب سے تاریک اور مظلم دور ہے، یورپ اس زمانہ میں اپنی ترقی کے نقطہ عروج تک پہنچ رہا تھا اور اسلامی ممالک زوال کے آخری نقطے تک گر کر موت کی ہچکیاں لے رہے تھے۔ دنیا کی سیاسی وتمدنی قیادت کی وہ باگ جو ایک ہزار برس سے ان کے ہاتھ میں تھی یورپ کے ہاتھوں میں جارہی تھی اور یہ موت کا سنبھالا لے کر یکے بعد دیگر اپنی قیادت کی زندگی سے محروم ہورہے تھے یا محروم کیے جارہے تھے، یورپ غالب ہورہا تھا اور یہ محکوم ومغلوب ہورہے تھے۔

(معارف اعظم گڑھ سلیمان نمبر ص ۲۵۲)

انقلاب وحوادث کے جو طوفان ملک میں اٹھ رہے تھے ان سے حساس مسلمانوں کے دل مضطر تھے۔ مدارس اور مکاتب کا پرانا سلسلہ ٹوٹ رہا تھا، انگریزی سکول اور کالج میں مسلمان لڑکے کھینچ رہے تھے، سلطنت کے اثر عیسائیت کا چرچا تھا، مشنریوں کے جال ہر جگہ پھیلے تھے، ان کے یتیم خانے ہر جگہ قائم تھے، مسلمانوں اور عیسائیوں میں مناظروں کی گرم بازاری تھی دونوں طرف سے رسالے لکھے جارہے تھے، مناظرہ مجادلہ اور مجادلہ و مقابلہ بن گیا تھا، ایک دوسرے کی تفسیق وتکفیر پر بڑی بڑی مہریں ہورہی تھیں۔ (حیات شبلی ص ۳۰۲)

اس وقت مولانا شبلی نعمانی اور بعض دوسرے علماء نے یہ محسوس کیا کہ ایک ایسی تعلیمی درسگاہ قائم کی جائے جس کا طریقہ تعلیم اور نصاب تعلیم قدیم وجدید کی خامیوں سے پاک اور ان کی خوبیوں کا جامع ہو تا کہ اس سے جو افراد تعلیم پا کر نکلیں وہ قوم کے اندر اس جامع تخیل کا احساس پیدا کرسکیں جس کی اس وقت ضرورت تھی۔

حسن اتفاق سے مدرسہ فیض عام کان پور کے فارغ التحصیل طلباء کی تقریب دستار بندی کے موقع پر مولانا شبلی نعمانی نے ندوۃ العلماء کے قیام کی تحریک کی جس کو تقریب مدرسہ فیض عام میں شامل علماء نے اتفاق کیا اور علماء کا ایک اجلاس بلایا گیا جس میں درج ذیل علمائے کرام نے شرکت کی۔

1۔ مولانا شبلی نعمانی 2۔ مولانا محمد سیف اللہ علی گڑھ 3۔ مولانا حافظ شاہ محمد حسین الہ آبادی 4۔ مولانا محمد خلیل للیان پوری 5۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری (جو اسی سال مدرسہ سے فارغ ہوئے تھے) 6۔ مولانا نور محمد پنجابی 7۔ مولانا احمد حسن کان پوری 8۔ مولانا سید محمد علی مونگری 9۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی 10۔ مولانا شاہ سلیمان پھلواری 11۔ مولانا حکیم سید محمد ظہور الاسلام فتح پوری 12۔ مولانا عبدالغنی مئو رشید آبادی 13۔ مولانا حکیم فخر الحسن گنگوہی 14۔ مولانا حافظ تجمل حسین ویسوی 15۔ مولانا محمد اشرف علی تھانوی۔ ان علماء نے باتفاق فیصلہ کیا کہ اس درسگاہ کا نام ندوۃ العلماء رکھا جائے اور لکھنو میں یہ مدرسہ قائم کیا جائے۔ ندوۃ العلماء ۱۳۱۰ھ بمطابق ۱۸۹۲ء میں قائم ہوا۔ (حیات شبلی ص ۳۰۲)

ندوۃ العلماء کے مقاصد:

ندوۃ العلماء محض ایک درسگاہ کا نام نہیں ہے بلکہ وہ ایک جامع تخیل تحریک تھی جس کے پیش نظر حسب ذیل مقاصد تھے۔

1۔ مغربی افکار ونظریات وخیالات اور تہذیب وتمدن کا سیلاب جو مسلمانوں کو اپنی رو میں بہائے جارہا تھا، اس کا مقابلہ کیا جائے۔

2۔ قرآن وسنت کی حفاظت اور ان سے براہ راست تعلق پیدا کرانے کی کوشش کی جائے یعنی ان کی تعلیمات کو ایسے مؤثر انداز سے پیش کیا جائے کہ لوگ ان کا زیادہ سے زیادہ اخلاقی اثر لیں اور ان کو عملاً اپنی زندگی میں نافذ کریں۔ 3۔ قدیم وجدید دونوں طریقہ تعلیم کی اصلاح کی جائے اور اسکا عملی تجربہ دار العلوم ندوۃ العلماء میں کیا جائے تا کہ قوم میں ایسے تعلیم یافتہ افراد پیدا ہوں جو قوم کی صحیح راہنمائی کرسکیں۔ 4۔ قدیم وجدید طبقوں کی اجنبیت اور علماء کی گروہی عصبیت کو مٹا کر ان کے اندر اعتدال پیدا کیا جائے

5۔ ندوۃ کے مقاصد میں موجودہ نصاب تعلیم اور طریقہ تعلیم کی اصلاح تھی اور اصلاح کے سلسلہ میں وہ نقشہ پیش نظر تھا جو ڈیڑھ صدی قبل امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے پیش کیا تھا، چنانچہ ندوہ نے عربی نصاب تعلیم اور طریقہ تعلیم کی اس

خامی کی طرف توجہ دی اور یہ خامی کسی حد تک دور بھی ہوگئی تھی۔

6۔ندوۃ کے مقاصد میں یہ بھی شامل تھا کہ مسلمانوں کے مختلف مذہبی فرقوں جماعتوں اور جدید وقدیم تعلیم یافتہ گروہ اور افراد کے درمیان اتحاد واتفاق اوران میں انتہاء پسندی اور تعصب وتحزب کے بجائے اعتدال پسندی اور وسعت نظری پیدا کرنا تھا اور ارباب ندوہ نے اس میں جدوجہد کی اور کسی حد تک انہیں اس میں کامیابی بھی ہوئی۔

(معارف اعظم گڑھ، سلیمان نمبر ص ۲۵۹، ۲۷۳، ۲۷۸)

مولانا سید سلیمان ندویؒ:

مولانا سید سلیمان ندوی علوم اسلامیہ کا بحر ذخار تھے اور اپنے علمی کمالات اور فضل وکمال کے ساتھ وہ بیک وقت مفسر بھی تھے اور محدث بھی، مجتہد بھی تھے اور فقیہ بھی، مورخ بھی تھے اور محقق بھی، ادیب بھی تھے اور دانشور بھی، نقاد بھی تھے اور مبصر بھی، معلم بھی تھے اور متکلم بھی، مصنف بھی تھے اور صحافی بھی، خطیب بھی تھے اور مقرر بھی، فلسفی بھی تھے اور شاعر بھی، نعت نویس بھی تھے اور سب سے بڑے سیرت نگار بھی، غرض ان کے قلم کی جولانیوں سے کوئی میدان بھی محروم نہ رہا، ادب وتحقیق کا میدان ہو، تاریخ کا سیر کا ہو، علمی وتحقیقی موضوعات ہوں، ہر موضوع پر ہر وقت ان اشہب قلم رواں دواں رہتا تھا۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہنا درست ہوگا کہ سید صاحب جامع الکلام اور جامع الکمالات تھے۔

ولادت سے وفات تک:

مولانا سید سلیمان ندوی بروز جمعۃ المبارک ۲۲ نومبر ۱۸۸۴ء بمطابق ۲۳ صفر ۱۳۰۲ھ صوبہ بہار کے ضلع پٹنہ کے شہر دیسنہ میں پیدا ہوئے، سید صاحب کا تعلق دیسنہ کے ایک علمی حسینی کلید خاندان سے تھا، ان کے دادا مولوی حکیم میر محمدی اور والد محترم حکیم مولوی سید ابوالحسن دونوں مشہور طبیب اور عالم دین تھے اور اپنے زہد وتقویٰ اور طہارت میں ضرب المثل تھے۔ سید صاحب کے ایک بڑے بھائی سید ابوحبیب تھے جو سید صاحب سے ۱۸ سال بڑے تھے، یہ بھی فن طب میں مہارت رکھتے تھے اور ان کا شمار نامور علماء میں ہوتا تھا۔ دینی علوم کی تحصیل حضرت مولانا حافظ عبداللہ محدث غازی پوری سے کی تھی۔

سید صاحب کی تعلیم کا آغاز دیسنہ میں ہوا، ابتدائی فارسی اور اردو کی کتابیں ایک معلم فلسفہ انور علی اور مولوی مقصود علی سے پڑھیں اور عربی کی ابتدائی کتابیں اپنے برادر اکبر سید ابوحبیب سے پڑھیں، مولوی سید ابوحبیب نے ان کو سب سے پہلے مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ دہلوی کی تقویۃ الایمان پڑھائی۔ ۱۸۹۹ء میں سید صاحب پھلواری شریف ریئنہ تشریف لے گئے، وہاں خانقاہ مجیبی میں ایک سال رہ کر مولانا محی الدین سجادہ نشین سے عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔

۱۹۰۱ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو میں داخل ہوگئے اور یہاں سات سال رہ کر تعلیم مکمل کی۔ ۱۹۰۳ء میں مضمون نگاری کی ابتداء کی اور ''وقت'' کے عنوان سے ایک مضمون لکھا۔ وہ ماہنامہ مخزن لاہور میں شائع ہوا، جس کے ایڈیٹر اردو کے مشہور اہل قلم شیخ عبدالقادر تھے۔ ۱۹۰۵ء میں مولانا شبلی نعمانی دارالعلوم ندوہ کے معتمد تعلیم ہوکر لکھنو آئے تو انہوں نے سید صاحب کو اپنے دامن تربیت میں لے لیا۔ مولانا شبلی نعمانی نے سید صاحب کی تربیت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی اور ان میں جدید عربی ادب کا ذوق پیدا کرنے کی تلقین کی۔ سید صاحب نے اپنے استاد کے حکم کی تعمیل کی یہاں تک کہ سید صاحب عربی ادب کے اچھے ادیب شمار ہونے لگے۔

مولانا شبلی نعمانی نے ۱۹۰۵ء میں مولانا حبیب الرحمان خاں شیروانی کے تعاون سے ندوۃ العلماء کی طرف سے ماہنامہ ''الندوہ'' نکالنا شروع کیا تو مولانا شبلی نے سید صاحب سے جربی زیدان کی کتاب ''اللغۃ العربیۃ'' کی تلخیص کروائی اور اس کو بہت پسند کیا اور جنوری ۱۹۰۵ء کے الندوہ میں مضمون شائع کیا۔ سید صاحب کا الندوہ میں پہلا مضمون علم حدیث پر شائع ہوا اور یہ مضمون مئی ۱۹۰۵ء کے شمارہ میں شائع ہوا۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے مارچ ۱۹۰۶ء تک مولانا ابوالکلام آزاد الندوہ کے سب ایڈیٹر تھے۔ مولانا آزاد اپریل ۱۹۰۶ء میں اخبار وکیل امرتسر سے وابستہ ہوگئے تو مولانا شبلی نے سید صاحب کو الندوہ کا سب ایڈیٹر مقرر کردیا۔ سید صاحب ۱۹۱۲ء تک بعض درمیانی وقفوں کے ساتھ بہ تفصیل ذیل الندوہ کے سب ایڈیٹر رہے۔

1۔ از اپریل ۱۹۰۶ء تا مارچ ۱۹۰۸ء 2۔ اگست ۱۹۰۸ء تا فروری ۱۹۱۰ء
3۔ اگست ۱۹۱۱ تا فروری ۱۹۱۲ء الندوہ میں سید صاحب کے مختلف موضوعات پر بڑے جامع وعلمی، تاریخی وتحقیقی مضامین شائع ہوئے۔ ذیل میں کچھ اہم مضامین کی فہرست پیش خدمت ہے۔

(1) علم حدیث مئی ۱۹۰۵ء (2) امام بخاری مارچ ۱۹۰۶ء
(3) قضاء وقدر اور قرآن جولائی ۱۹۰۶ء (4) امام مالکؒ جولائی ۱۹۰۶ء
(5) مسئلہ ارتقا اور قرآن دسمبر ۱۹۰۶ء (6) مسلمان عورتوں کی بہادری فروری ۱۹۰۸ء (7) ایمان بالغیب جنوری ۱۹۰۹ء (8) اسلامی رصد خانے مارچ/جون ۱۹۰۹ء (9) تحریم شراب نومبر ۱۹۰۹ء (10)۔ اشتراکیت اور

اسلام مئی ۱۹۱۱ء (11) کتب خانہ اسکندریہ دسمبر ۱۹۱۱ء (12) سائنس فنائے مادہ کا قائل ہو گیا جنوری ۱۹۱۲ء ۱۹۰۷ء میں سید صاحب الندوہ سے فارغ ہوئے تو مولانا شبلی نعمانی نے آپ کو علم کلام اور جدید عربی ادب کا ندوۃ العلماء میں استاد مقرر کر دیا اور اس درس وتدریس کے زمانہ میں دروس الادب کے نام سے دو ریڈریں لکھیں جواب بہت تک مقبول ہیں۔

۱۹۱۲ء میں مولانا شبلی نے سیرۃ النبی ﷺ کی تدوین وترتیب کا ایک شعبہ قائم کیا تو انہوں نے سید صاحب کو اس میں لٹریری اسسٹنٹ مقرر کیا۔ ۱۲ جولائی ۱۹۱۲ء کو مولانا ابوالکلام آزاد نے کلکتہ سے ہفت روزہ الہلال جاری کیا تو سید صاحب الہلال کے ادارہ سٹاف میں شامل ہو گئے مولانا ابوالکلام آزاد کا شہرہ آفاق الہلال مختلف حیثیتوں سے اردو صحافت میں ایک نیا باب تھا اور الہلال صحیح معنوں میں ہماری سیاسی، صحافتی اور ادبی تاریخ میں سنگ میل ثابت ہوا، یہ صحیح ہے کہ اس کی عہد آفرین شہرت وعظمت کا سہرا مولانا ابوالکلام آزاد کی نابغہ شخصیت کے سر ہے۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کہ الہلال کو بدر کامل بنانے میں مولانا سید سلیمان ندوی کا بڑا نمایاں حصہ ہے، سید صاحب الہلال کے ادارہ تحریر سے چار پانچ ماہ وابستہ رہے، اس مختصر مدت میں انہوں نے بہت سے گرانقدر علمی ومذہبی مقالات لکھے، ذیل میں کچھ اہم مقالات کی فہرست پیش خدمت ہے۔

1۔ الحریۃ فی الاسلام (۲، اقساط) ۲، ۹، ۱۶، ۲۳، جولائی ۱۹۱۳ء۔ یکم اکتوبر، ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۳ء
2۔ مشہد اکبر (اول) ۱۳ اگست ۱۹۱۳ء

اس مضمون کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ: کان پور میونسپلٹی نے مچھلی بازار میں ایک مسجد اور اس کے قریب ایک مندر تھا، میونسپلٹی اس کے پاس ایک سڑک نکالنا چاہتی تھی۔ چنانچہ اس نے مندر کو بچانے کے لیے مسجد کا وضو خانہ گرا دیا، اس واقعہ سے مسلمانان ہند میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی اور مسلمانوں نے احتجاج کیا کہ وضو خانہ دوبارہ تعمیر کیا جائے اور اس سلسلہ میں مولانا آزاد سبحانی کی سرکردگی میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا۔ اس جلسہ نے جوش و خروش میں مزید اضافہ کر دیا اور مسلمانوں کے ایک گروہ جن میں بچے شامل تھے۔ مچھلی بازار والی مسجد میں پہنچے اور وضو خانہ کی گری ہوئی اینٹیں اٹھا کر منہدم دیوار پر چننے لگے۔ حکومت کی طرف سے وہاں فوج کا ایک دستہ ہی تعین تھا چنانچہ اس نے ڈپٹی کمشنر کان پور مسٹر بٹلر کے حکم سے مسلمانوں پر گولی چلا دی جس سے بے شمار مسلمان اور ننھے ننھے بچے جام شہادت نوش کر گئے، صحیح اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ (ابوالکلام آزاد عابد رضا بیدار ص ۱۲۲) اس واقعہ سے متاثر ہو کر سید صاحب نے الہلال میں "مشہد اکبر" کے عنوان سے مضمون لکھا اس مضمون کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

مضمون کا آغاز فارسی کے چند اشعار اور آیت قرآنی سے کرنے کے بعد سید صاحب رقمطراز ہیں کہ زمین پیاسی ہے اس کو خون چاہیے لیکن کس کا؟ مسلمانوں کا۔ طرابلس کی زمین کس کے خون سے سیراب ہے مسلمانوں کے۔ ایران پر کس کی لاشیں تڑپتی ہیں؟ مسلمانوں کی۔ سرزمین بلقان میں کس کا خون بہتا ہے؟ مسلمانوں کا۔ ہندوستان کی زمین بھی پیاسی ہے خون چاہتی ہے، کس کا؟ مسلمانوں کا۔ آخر کار سرزمین کان پور پر خون برسا اور ہندوستان کی خاک سیراب ہوئی، آگے چل کر لکھتے ہیں کہ: مسلم ہستی تو اب کہاں بسے گی کہ تیرے لیے ہندوستان بھی امن کا گھر نہیں رہا، جس کو تو سب سے بڑی اسلامی حکومت کہتی تھی وہ بھی تیرا خون مانگتی ہے لیکن دشمنی سے نہیں محبت سے وہ تیری محبت اور وفاداری کا امتحان لیتی ہے۔

؎ سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

ہمالیہ تو دنیا کا سب سے بڑا پہاڑ ہے، تو تند وتیز ہوا کو روک لیتا ہے تو غیظ وغضب بادل کو ٹھکرا کر پیچھے ہٹا دیتا ہے کیا تو ہمارے شدائد ومصائب کا طوفان نہیں روک سکتا کیا تو ہمارے خوف وغم کے بادل کو پیچھے نہیں ہٹا سکتا۔

مشہد اکبر کی مرقع کشی اس طرح کرتے ہیں کہ وہ کیا عجیب منظر تھا، جب کربلائے کان پور میں کئی ہزار بے دست وپا برطانوی رعایا، برہنہ سر، برہنہ پا باچشم نم، بادل پر غم ایک سیاہ علم کے نیچے جو اسلام کی مظلومی وبے کسی کا نشان تھا، کئی معصوم بچوں کے ساتھ چند اینٹوں اور پتھروں کو ڈھیر لگا رہی تھی اور اس کی زبان پر وہ دعا جاری تھی جو وقت تعمیر کعبہ اسماعیل وابراہیم کی زبان پر جاری تھی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o "پروردگار (اپنے گھر کے لیے ہماری ان چند اینٹوں کو) قبول کر، تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔" (الہلال ۱۳ اگست ۱۹۱۳ء)

(جاری ہے)

درس قرآن

مورخہ (29) مارچ بروز جمعرات بعد نماز مغرب نائلہ للبنات الحدیث میں درس قرآن حضرت مولانا عیش محمد صاحب ارشاد فرمائیں گے۔

30 مارچ کا خطبہ جمعۃ المبارک

مورخہ 30 مارچ کا خطبہ جمعہ مدرسہ عثمان بن عفان پرانا جلال پور موڑ کھنڈا ننکانہ میں حضرت مولانا عیش محمد صاحب جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن والے ارشاد فرمائیں گے۔ اہل اسلام سے شرکت کی اپیل کی جاتی ہے۔

(مولانا محمد صادق موڑ کھنڈا)

جمعۃ المبارک کے فضائل ومسائل

محمد بلال ربانی، سیالکوٹ

جس طرح اللہ کریم نے یہودیوں پر ہفتہ اور عیسائیوں پر اتوار کا دن عبادت کے لئے مخصوص کیا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر جمعۃ المبارک کا دن فرض کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان قوموں پر پورے دن کی عبادت کو فرض کیا اور جب مسلمانوں کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر دن کی ایک گھڑی کو مخصوص کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے قرآن میں اعلان کرتے ہیں: ''اے ایمان والو جب جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے لئے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف آؤ اور اپنی تجارت کو چھوڑ دو یہ بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم جان لو جب تم نماز پوری کرلو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اللہ کا ذکر زیادہ کرو تاکہ تم فلاح پاجاؤ'' (الجمعہ) اپنی ادنیٰ سی کاوش اور کم علمی پر مبنی اس تحریر جمعۃ المبارک کے فضائل اور مسائل کو راقم سپرد قرطاس کرنے کی کوشش کرے گا۔

جمعۃ المبارک کے دن کی فضیلت: جمعۃ المبارک کے دن کو اللہ نے ہفتے کے تمام دنوں سے زیادہ فضیلت عطا کی ہے جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اس روایت کے راوی ہیں فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لاخیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اخرج منھا ولا تقوم الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ. (ترمذی رقم ۳۸۸ ابواب الجمعہ طبع دارالسلام) ''بہترین دن جس دن سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعۃ المبارک کا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی دن جنت میں داخل کیا اور اسی دن جنت سے نکالا اور نہیں قیامت قائم ہوگی مگر جمعہ کے دن۔''

جمعۃ المبارک کے دن غسل کرنا: جمعۃ المبارک کے دن غسل کرنا فرض ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعۃ المبارک کی نماز کی ادائیگی کے لئے آئے تو غسل کرے ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم جمعہ کے دن کا غسل ہر مسلمان بالغ پر فرض ہے اور جمعہ کے دن کا غسل ضروری ہے۔

جمعہ کے دن خوشبو لگانا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فکانما قرب بدنۃ ومن راح فی الساعۃ الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعۃ الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ فاذا خرج الامام حضرت الملائکۃ یستمعون الذکر.

''جب کوئی جمعہ کے دن جنابت کا غسل کرتا ہے اور پھر وہ نکلتا ہے پس گویا کہ اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو کوئی دوسری گھڑی میں آتا ہے گویا کہ اس نے گائے کی قربانی کی اور جو کوئی تیسری گھڑی میں آتا ہے پس گویا کہ اس نے سینگوں والے بکرے کی قربانی کی اور جو کوئی چوتھی گھڑی میں آتا ہے پس گویا کہ اس نے مرغی کی قربانی کی اور جو کوئی پانچویں گھڑی میں آتا ہے پس گویا کہ اس نے انڈے کی قربانی کی جب امام نکلتا ہے تو فرشتے نصیحت سننے کے لئے حاضر ہوجاتے ہیں۔

(بخاری رقم ۸۸۱ باب فضل الجمعہ)

خطبہ سننے کے آداب: جمعۃ المبارک کا خطبہ خاموشی سے سننا چاہئے حتیٰ کہ ساتھ والے ساتھی کو بھی خاموش نہیں کروانا چاہئے۔ جیسا کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اذا قلت لصاحبک انصت یوم الجمعۃ والامام یخطب فقد لغوت جب تو جمعہ کے دن اپنے ساتھی کو کہے خاموش ہوجاؤ اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تو نے لغو کام کیا۔ (مسلم رقم ۱۹۶۵ باب فی الانصات یوم الجمعۃ فی الخطبۃ) معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن خطبہ کے دوران ہمہ تن گوش ہوکر خطیب کے خطبہ کو سننا چاہئے اور خطبہ کے دوران کسی کو خاموش کروانا بھی لغو کام قرار دیا گیا ہے حالانکہ یہ ایک اچھا کام ہے جس نے یہ بھی کیا اس نے لغو کیا اس لئے دوران خطبہ مکمل توجہ کے ساتھ خطیب کی باتوں کو سننا چاہئے جو وہ کہتا ہے اس پر عمل کی کوشش کرنی چاہئے۔

خطبہ کس زبان میں ہونا چاہئے: خطبہ کا مطلب لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنا ہوتا ہے کیونکہ ہفتہ میں ایک دن چاہئے کہ جس میں مسلمان لوگوں کی تربیت ہو اور وہ جمعہ کا دن ہے اور خطبہ کا مقصد ہی لوگوں کو وعظ ونصیحت ہوتا ہے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے اور مسجد میں ایک آدمی آیا اور بیٹھ گیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے نماز پڑھی ہے اس نے کہا نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کھڑا ہو اور دو رکعتیں پڑھ۔ معلوم ہوا کہ خطبہ کا مقصد لوگوں کی تربیت ہوتا ہے اور خطبہ ہونا بھی وہاں کی علاقائی زبان میں چاہئے اگر وہاں کی علاقائی زبان میں نہیں ہوگا تو خطبہ کا اصل مقصد ہی ختم ہوجائے گا اس لئے خطبہ علاقائی زبان میں ہونا چاہئے۔

خطبہ کھڑے ہوکر دینا چاہئے: خطیب کو چاہئے کہ وہ کھڑا ہوکر خطبہ دے جیسا کہ یہ عمل سنت سے ثابت ہے۔ عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں: کان النبی ﷺ یخطب قائما ثم یقعد ثم یقوم۔ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ دیا کرتے تھے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے۔ (بخاری رقم ۹۲۰ باب الخطبۃ قائما) اس حدیث سے جو سب سے اہم بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ خطبے صرف دو ہی ہوں نہ کہ تین جیسا احناف کرتے ہیں کہ ڈیڑھ دو گھنٹے پہلے تقریر کرتے ہیں پھر ایک اذان کہلواتے ہیں اور پھر دو خطبے دیتے

ہیں حالانکہ یہ بات سنت سے ثابت نہیں یہ سراسر خلاف سنت کام ہے بزرگ قارئین یا تاریخ پر نظر رکھنے والے جانتے ہوں گے کہ پہلے یہ وعظ و نصیحت والا طریقہ اختیار نہیں کرتے تھے یہ تو اہلحدیثوں کی طرف دیکھ کر انہوں نے شروع کیا تھا، معزز قارئین اصل مقصد صرف یہی ہے کہ خطبے دو ہی ہونے چاہئیں دونوں میں وعظ و نصیحت ہونی چاہئے اس زائد کا کوئی جواز نہیں۔

جمعۃ المبارک کی دو اذانیں: نبی کریم ﷺ ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما کے ادوار میں جمعہ کی اذان ایک ہی ہوا کرتی تھی جیسا صحیح بخاری میں ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو لوگوں کی کثرت کو دیکھتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کے زوراء مقام پر دوسری اذان کا حکم دیا تاکہ پہلی اذان کے ساتھ لوگ مطلع ہو جائیں اور جمعہ کے لئے تیاری کریں اور دوسری اذان سے قبل مسجد میں پہنچ جائیں۔ (مزید تفصیل بخاری رقم ۹۱۲ ملاحظہ فرمائیں)

جمعۃ المبارک کا خطبہ دھیان سے سننے والے کے لئے اجر: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی جمعہ کے دن نہا دھو کر اور خوشبو وغیرہ لگا کر خطبہ جمعہ سننے کے لئے آئے اور نماز پڑھے اور بیٹھ جائے تو جب امام آئے تو اسکی باتوں کو خاموشی سے سنے تو اللہ اس کے لئے ایک ہفتہ کے گناہ معاف کر دے گا۔ (بخاری: ۹۱۰)

خطبہ جمعہ بستی میں: احناف کا یہ مذہب ہے کہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں جمعہ نہیں ہوتا لیکن ان کا یہ مذہب غلط ہے کہتے ہیں جمعہ کی نماز وہاں ادا ہوگی جو قصبہ یا شہر ہو لیکن یہ سب ان کی اپنی تاویلیں ہیں ان کا اصل (کتاب وسنت) کے ساتھ کوئی تعلق نہیں (ان کا سارا مذہب ہی رائے اور قیاس پر مبنی ہے) لیکن جمعہ کی نماز بستیوں میں بھی ادا ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے قباء میں صحابہ کرام ؓ کو نماز جمعہ ادا کروائی اور یہ ایک بستی ہی تھی اور امام بخاری رحمہ اللہ نے مستقل باب باندھا ہے اور اس کے تحت احادیث لاکر ثابت کیا ہے کہ بستی میں جمعۃ المبارک کی نماز ادا ہو جاتی ہے قصبہ اور شہر وغیرہ کی جو حنفی پابندی لگاتے ہیں وہ پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی ہے اور سنت نبوی ﷺ سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ قصبہ اور شہر کے علاوہ دیہات میں جمعۃ المبارک کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ (اس کی مزید تفصیل بخاری شریف میں باب الجمعۃ فی القریٰ والمدن میں ملاحظہ فرمائیں)

جمعہ کے دن فجر کی نماز میں قرأت: نبی مکرم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ الم سجدہ اور سورہ دھر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے (بخاری حدیث ۸۹۱ ملاحظہ کریں) اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ سجدہ اور سورہ دھر کی تلاوت کرنی چاہئے لیکن احناف کہتے ہیں کہ کسی بھی نماز کے لئے سورتیں منتخب کرنا صحیح نہیں ان کا یہ موقف پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتا کیونکہ حدیث موجود ہے کہ جمعہ کے دن نبی مکرم ﷺ فجر کی نماز میں سورہ سجدہ اور سورہ دھر کی تلاوت کیا کرتے تھے اس لئے جہاں حدیث مقدسہ آجائے وہاں کسی بھی رائے، قیاس کی کوئی حیثیت نہیں اس لئے ہمارے علماء کو چاہئے کہ وہ مساجد میں جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ سجدہ سورہ دھر کا اہتمام کریں۔

جمعہ کی نماز میں قرأت: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورہ اعلیٰ اور سورہ غاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ (تفصیل کے لیے ابوداؤد باب ما یقرء به فی الجمعة)۔

امام خطبہ میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے: حضرت عمارہ بن رویبہ نے بشر بن مروان کو خطبہ دیتے ہوئے دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے دیکھا تو فرمایا قبح الله هاتين اليدين القصيرتين لقد رأيت رسول الله ﷺ وما يزيد على ان يقول هكذا و اشار هشيم بالسبابة۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں چھوٹے ہاتھوں کو برباد کرے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے اوپر ہاتھ اٹھاتے نہیں دیکھا ہشیم راوی نے شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا (کہ اس قدر ہاتھ اٹھاتے تھے) (ترمذی رقم ۵۲۰) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ جمعہ کے دوران ہاتھ اٹھانے کی ایک حد ہے اور خطباء کو چاہیے کہ وہ دوران خطبہ جوش کے ساتھ ساتھ ہوش سے بھی کام لیں اور نبی مکرم ﷺ کی سنت کا بھی خیال رکھیں کیونکہ سنت سے یہی ثابت ہے کہ نبی مکرم ﷺ صرف دوران خطبہ شہادت کی انگلی اٹھایا کرتے تھے۔

خطبہ کے دوران آنے والا دو رکعتیں پڑھے: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی مکرم ﷺ خطبہ ارشار فرما رہے تھے ایک آدمی آیا آپ نے اس سے پوچھا "اصليت قال لا قال فقم فاركع۔ کیا تو نے نماز پڑھی ہے اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا کھڑا ہو اور نماز پڑھ (ترمذی ۵/۴) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوران خطبہ مقتدی آنے والا اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک وہ نماز نہ پڑھ لے ایک اور روایت میں ہے کہ دو رکعتیں ادا کرے معلوم ہوا کہ دوران خطبہ دو رکعتیں پڑھنا ضروری ہیں۔

جمعہ کے دن امید کی گھڑی: ترمذی اور شرح السنہ میں جناب انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت مروی ہے انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "التمسوا الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة بعد العصر الی غیبوبة الشمس"۔ جمعہ کے روز اس گھڑی کو جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے عصر سے لے کر سورج غروب ہونے تک تلاش کرو (ترمذی رقم: ۴۹۳)

بلاعذر جمعہ چھوڑنے والے کے لیے حکم: صحابی رسول ﷺ ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من ترک الجمعة ثلاث مرات تهاونا بها طبع الله علی قلبه۔ جو سستی کی وجہ سے تین جمعے چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ (ترمذی ۵۰۴)

قارئین بھائیو! یہ جو اوپر راقم نے حدیث رقم کی ہے اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی تین جمعے چھوڑنے والے کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا جو آدمی جان بوجھ کر ایک جمعہ چھوڑتا ہے اللہ اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگا دیتے ہیں اور جب دو جمعے چھوڑتا ہے تو اللہ تعالی اس کے دل کی سیاہی کو بڑھا دیتے ہیں اور جب تیسرا جمعہ چھوڑتا ہے تو اللہ اس کے دل کو مکمل سیاہ کر دیتے ہیں اس لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم جمعۃ المبارک کی پابندی کریں اور اپنے قلوب کو سیاہ ہونے سے بچائیں۔ اگر ہمارے دل سیاہ ہو گئے تو پھر ہمارے لیے کچھ نہیں بچے گا۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اللہ کی ایسی نافرمانیوں سے بچیں۔

خطبہ کے دوران گھٹنوں کو پکڑنا: جب امام خطبہ دے رہا ہو تو دوزانو ہو کر ہمہ تن گوش ہو کر اس کی وعظ و نصیحت سننی چاہیے اور دوران خطبہ گھٹنوں کو پکڑ کر بیٹھنا مکروہ ہے جیسا کہ سہل بن معاذ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کرم ﷺ نے دوران خطبہ جب امام خطبہ دے رہا ہو تو دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے پکڑنے سے منع فرمایا (ترمذی رقم: ۵۲۹)۔ معلوم ہوا کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو تو گھٹنوں کو چھوڑ کر بیٹھنا چاہیے کیونکہ اس طرح بیٹھنے سے نیند آتی ہے اس لیے دوران خطبہ گھٹنوں کو چھوڑ کر بیٹھنا چاہیے اور امام ترمذی فرماتے ہیں اہل علم کی ایک جماعت نے دوران خطبہ گھٹنے پکڑنے کو ناپسند کیا

دوران خطبہ جسے اونگھ آئے وہ کیا کرے: دوران خطبہ کسی کو اونگھ آ جائے تو اسے اپنی جگہ تبدیل کر لینی چاہیے ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اذا نعس احدکم یوم الجمعة فلیتحول عن مجلسه ذالک"۔ جمعہ کے دن جب تمہارے کسی ایک کو نیند آئے تو وہ اپنی جگہ تبدیل کرلے (ابوداؤد باب الرجل ینعس والامام یخطب)

جمعہ کا وقت: جب سورج ڈھل جائے تو جمعہ کی نماز ادا کر لینی چاہیے جیسا کہ بخاری میں ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "ان النبی ﷺ کان یصلی الجمعة حین تمیل الشمس"۔ نبی مکرم ﷺ جب سورج ڈھل جاتا تو نماز جمعہ پڑھ لیتے تھے (بخاری ۹۰۴)۔

جمعے کے دن خطبہ مختصر ہو: جمعۃ المبارک کے دن خطبہ مختصر ہونا چاہیے حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں "کنت اصلی مع النبی ﷺ فکانت صلوته قصدا و خطبته قصدا"۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ کی نماز بھی درمیانی تھی اور خطبہ بھی درمیانہ تھا (مسلم باب فی الخطبة والصلوٰة قصدا) ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کا خطبہ چھوٹا اور نماز لمبی ہوا کرتی تھی لیکن ہمارے ہاں خطبہ لمبا اور نماز چھوٹی ہوتی ہے خطباء عظام کو چاہیے کہ خطبہ پر وقت تھوڑا صرف کیا کریں نماز پر تھوڑا سا زیادہ وقت لگا لیا کریں لیکن اس کے برعکس بعض محققین کا خیال ہے کہ خطبہ کی تقریر عام تقریر سے چھوٹی ہونی چاہیے اور جمعہ کی نماز عام نمازوں سے ذرا لمبی ہونی چاہیے۔

جمعۃ المبارک کی چھٹی کا جواز: دین اسلام میں ہفتے میں ایک چھٹی کا کوئی جواز موجود نہیں کیوں کہ قرآن کہتا ہے "وجعلنا اللیل لباسا وجعلنا النهار معاشا"۔ ہم نے رات کو لباس بنایا اور دن کاروبار کے لیے بنایا ہے (النباء) اسی سورت میں اللہ تعالی اعلان کرتے ہیں کہ نیند کو ہم نے تمہارے لیے آرام دہ بنایا ہے قرآن کریم کی ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ اسلام میں ہفتہ کی ایک چھٹی کا کوئی جواز نہیں ہے۔ لیکن ہمارے بعض مفکرین کہتے ہیں کہ اتوار کی نہیں بلکہ جمعہ کی چھٹی ہونی چاہیے راقم کہتا ہے کہ میرے نزدیک ہفتے میں کوئی چھٹی نہیں ہونی چاہیے کیونکہ قرآن کہتا ہے کہ جب تم جمعۃ المبارک کی نماز ادا کر لو تو زمین میں پھیل کر اللہ کا فضل تلاش کرو اس لیے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن بھی چھٹی نہیں کرنی بلکہ جمعۃ المبارک کی ادائیگی کے لیے چند ساعتیں وقت نکالنا چاہیے اور یہ چھٹی والا نظریہ سراسر یہودیوں کا نظریہ ہے کیونکہ یہودی کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے چھ دن میں زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وہ بنایا اور ساتویں دن جب اللہ تعالی تھک گیا تو اس دن کو آرام کا دن مقرر کیا۔

اولاً: تھکنا اللہ کریم کی صفت نہیں کیونکہ اللہ خود فرماتے ہیں "لا تاخذه سنة ولا نوم. اس اللہ کو تھکاوٹ نہیں پہنچتی اور نہ اسے نیند آتی ہے اس لیے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی ان تمام عیوب سے پاک ہے جو اس کے بندوں میں پائے جاتے ہیں مثلاً انسان سوتا ہے اللہ تعالی کو نیند نہیں آتی اور انسان تھک جاتا ہے لیکن اللہ تعالی نہیں تھکتے وغیرہ۔

ثانیاً: ہفتہ میں ایک دن چھٹی کا مقرر کرنا یہ بھی صحیح نہیں کیوں کہ قرآن کہتا ہے جیسا کہ راقم نے اوپر لکھا ہے کہ قرآن کریم اور احادیث کے ذخیرہ سے کہیں سے بھی یہ بات نہیں ملتی کہ آپ نے جمعہ کی یا کسی اور دن کی ہفتہ میں چھٹی کی ہو بلکہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دن کو کاروبار کے لیے اور رات کو آرام کے لیے مقرر کیا ہے۔

آخری گزارش: خواندگان کرام راقم آخری گزارش کرتا ہے کہ آپ جمعۃ المبارک کے اس عظیم دن کی قدر کریں اور صحیح معنوں میں اسکی چند ساعتوں میں فائدہ اٹھائیں اور مسجد میں خطبہ سے پہلے پہنچنے کی کوشش کیا کریں کیونکہ اس کا بہت اجر ہے جیسا کہ راقم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اگر میری یہ ادنی سے تحریر پسند آئے تو قارئین مکرم جہاں اپنوں کے لیے دعا کرتے ہیں وہاں راقم السطور کے لیے بھی دعا کریں کہ اللہ اس بندہ ناچیز کی تمام پریشانیاں دور فرمائے اور مزید اپنے دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ ہمیں اسلام پر زندہ رکھے ایمان پر شہادت کی موت عطا فرمائے (آمین)

وما علینا الا البلاغ المبین

☆......☆......☆

کائنات اسلام کے نقطہ نظر سے

محمد اسحاق حقانی.........مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور

اسلام کائنات کی طرف صرف عقلی لحاظ ہی سے توجہ نہیں دلاتا بلکہ انسان کا عقل وشعور خالق کی عظمت کے آگے ایک ذرہ حقیر ہے۔ عقلی دلائل یہ بات واضح کرتے ہیں کہ اس حسی اور غیر حسی کائنات میں صرف اکیلا اللہ تعالیٰ ہی حکمران ہے

مقصد تخلیق کائنات: تمام کائنات خالق کی پیدا کردہ بلاغرض نہیں کہ صرف کھیل تماشا ہو۔ فرمان الٰہی "ہم نے زمین وآسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے لیے نہیں بلکہ حق کے لیے بنایا ہے لیکن ان کے اکثر نہیں علم رکھتے" [دخان:۳۸] دوسرا ارشاد کہ ہم نے آسمان وزمین اور جو ان کے درمیان حق کے ساتھ پیدا کیا اور مقررہ مدت کے لیے۔ [الاحقاف:۳] انسان کی سوچ وشعور کو متحرک کرنے کے لیے سوال کے انداز میں بیان کیا ہے تا کہ کائنات کی اشیاء پر غور وفکر کر کے خالق کی وحدانیت اور عبادت کی طرف متوجہ ہو۔ اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور نگہبان، زمین وآسمان کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں ہماری آیات کے منکر خسارہ میں ہیں۔ کہہ دیجیے کہ اے جاہلو مجھے یہ کہتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں۔ اور فرمایا کہ روز قیامت زمین اس کے قبضہ میں آسمان اس کے ہاتھ میں لپیٹے ہونگے۔ وہ ان کے شرک سے پاک ہے [زمر:۶۱تا۶۷]

اس طریقہ سے انسان کو تعلیم دی کہ کائنات کا ذرہ ذرہ پکار رہا ہے کہ وہ حکم الٰہی کا پابند ہے اور اس کی مقرر کردہ تقدیر کے مطابق چل رہا ہے کیا انسان کے لیے نشانی نہیں کہ رات سے دن نکالتے ہیں پھر دن کے بعد اندھیرا (رات) سورج اپنی قرارگاہ کی طرف چلتا ہے یہ غالب علم والے کی تقدیر ہے چاند کی منزلیں مقرر کر دیں یہاں تک پرانی شاخ کھجور کی طرح ہو جاتا ہے سورج کے لیے لائق نہیں کہ وہ چاند کو پا سکے نہ رات دن سے سبقت لے جاسکتی ہے ہر ایک اپنے فلک (محور) میں تیر رہا ہے [سورة یس: ۳۷ تا ۴۰] زمین کو ہم نے پھیلا کر اس میں پہاڑ ڈال دیے اور اس میں ہر مناسب چیز پیدا کی اور تمہاری اور دوسروں کی اس میں معیشت بنا دی۔ ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں مگر معلوم قدر میں اتارتے ہیں [حجر:۱۹،۲۰] خالق کائنات نے سورج چاند کے ساتھ گردش ایام کا سلسلہ قائم کر دیا تا کہ اس کے ذریعے انسان گنتی اور موسم کے حالات کا اندازہ کرے۔ فرمایا کہ ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا۔ رات کو ختم کر کے دن روشنی والا نکالا تا کہ تم اپنے رب کا فضل (رزق) تلاش کرو اور سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو۔ ہر چیز کو ہم نے تفصیل سے بیان کر دیا۔ (اسراء) وہی ہے صبح کو نکالنے والا، رات کو سکینت بنایا سورج چاند کو حساب کے لیے [انعام:۹۶] حساب کیا ہے؟ مختلف اکائیوں کا تکرار اور اس کو دوسری کے ساتھ ملا کر گننا، ضرب دینا تقسیم کرنا یا تفریق کرنا کسریں اور ذو اضعاف وغیرہ اور ان کی بنیاد دن ماہ سال کی گنتی پر ہے جو میقات ربانی نے زمین، سورج، چاند کی گردش سے مقرر کی ہے اسلام نے انسانی عقل کو دعوت فکر دی ہے کہ حوادث کائنات کے بارے میں سنت الٰہی پر غور کرے۔ کہ ان میں تبدیلی کا اختیار کسی کو نہیں اور یہ کائنات ایک ذرہ ہے جو اپنی حد سے تجاوز نہیں کر سکتا ورنہ توازن برقرار نہ رہے اور نظام کائنات میں بگاڑ آجائے "لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا" [القرآن] اگر اس اللہ کے سوا اور الٰہ ہوتے تو ان کا نظام خراب ہو جاتا، یہی وہ تعلیم الٰہی تھی جس کو اسلامی مفکرین نے بنیاد بنا کر علوم طبعیات میں ترقی کی اور جس سے مغرب نے خوشہ چینی کر کے جدید افکار کا نظریہ پیش کیا۔ یہی وہ علمی نقطہ ہے کہ قیاس کا معیار مقدار ہے کیفیت نہیں کیفیت بدلتی رہتی ہے۔

قیام کائنات: جس خالق نے یہ کائنات بنائی ہے اس کو قائم بھی اسی نے اپنی منشا کے مطابق رکھا ہے بے شک اللہ ہی آسمانوں زمین کو زوال سے روکے ہوئے ہے اگر ان پر زوال طاری کر دے تو کون ہے اس کے سوا جو تھام سکے بے شک وہ حلیم وغفور ہے [فاطر:۴۱] یہ اس کا نشان قدرت ہے کہ آسمان زمین اس کے حکم سے قائم ہیں [الروم:۲۵] انسان بھی اس کائنات کا ایک حصہ ہے اس کی موت وحیات بھی اس اللہ کے حکم کے تابع ہے اتنی کائنات اپنے خالق ومالک کی عظمت کی گواہی اور پاکیزگی بیان کر رہی ہے تو اس باشعور انسان کو بھی اپنے خالق کی پہچان کر کے کائنات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کا ذکر اور شکر ادا کرنا چاہیے۔ ☆☆☆

اہلحدیث کانفرنس

جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور کے زیر اہتمام تقریب بخاری وتقسیم اسناد وسالانہ اہلحدیث کانفرنس انشاء اللہ 29 جون 2012ء بروز جمعۃ المبارک کو ہوگی۔ کانفرنس کا آغاز خطبہ جمعہ سے ہوگا اور رات گئے تک جاری رہے گی۔ جس میں ملک کے نامور خطباء اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ تفصیلی اشتہار بعد میں شائع کیا جائے گا۔

(حافظ محمد حنیف مدنی)

تبصرہ کتاب

نام کتاب: صحابہؓ کا نعتیہ کلام بطور ماخذ سیرت طیبہ

صفحات: 250 کارڈ کور کے ساتھ بڑے سائز میں

سن اشاعت: 2012ء

مؤلف: حافظ نثار مصطفیٰ (ایم فل علوم اسلامیہ)

تبصرہ نگار: ابوعمر عبدالعزیز سوہدروی

محسن انسانیت سیدنا محمد کریم ﷺ کے جمیع محاسن وکمالات اشعار میں بیان کرنا ''نعت'' کہلاتی ہے، اس کی جمع ''نعوت'' ہے۔ایسے نعتیہ اشعار دنیا میں رائج کسی بھی زبان میں کہے جاسکتے ہیں، کتب احادیث کتب سیرت وتواریخ میں 120 صحابہ کرامؓ کا نعتیہ کلام ملتا ہے، جن میں چند صحابیاتؓ اور جن صحابہؓ کا تذکرہ بھی آتا ہے۔زیر تبصرہ کتاب میں فاضل مقالہ نگار نے تقریباً 90 صحابہ کرامؓ کے کلام کو متعارف کروایا ہے۔

نعت لکھنا، کہنا، سننا اور سنانا بڑی سعادت وبرکت ہے اور پھر اس پر عمل پیرا ہو جانا ذریعہ نجات ہے لیکن یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رہنی چاہیے کہ نعت پڑھنا اور سننا بہت آسان ہے، نعت لکھنا آسان نہیں بلکہ اس کام کے لیے قرآن وسنت کا پختہ علم ہونا بہت ضروری ہے۔برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کا ایک ایسا گروہ نعت گوئی کا بہت دلدادہ ہے مگر ان کی پڑھی جانے والی نعوت کا تحقیقی جائزہ لیں تو ہر نعت میں کوئی نہ کوئی ایک آدھا شعر یا مصرع اتنی مبالغہ آمیزی پر مشتمل ہوتا ہے جس میں شرک کی آمیزش بھی ہوتی ہے اور اکثر نعتیں شعری اور فنی محاسن سے بھی خالی ہوتی ہیں۔چند نمونے دیکھیے یہ اشعار ومصرعے اس گروہ کے سرخیل ایک ہندوستانی عالم دین کے لکھے ہوئے ہیں

نعتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا (طرح مصرعہ)\
آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے\
پھر نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا\
اور تم پر میرے مولا کا کرم نہ سہی\
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

ان درج بالا اشعار پر نقد وتبصرہ ادھار رہا، اب صرف قارئین پر قرض ہے۔ویسے بھی ان بھائیوں کو کوئی سلفی سمجھائے کہ بھئی ایسا نعتیہ کلام نہ پڑھو تو آگے فتووں کا بازار گرم ہو جاتا ہے، ایسے ہی فتووں کے قلع قمع کے لیے زیر نظر کتاب ان بھائیوں کے لیے ایک بیش بہا تحفہ ہے، جس میں فاضل مقالہ نگار صحابہ کرامؓ کے نعتیہ اشعار کی روشنی میں سیرت طیبہ کے درخشاں و جاوداں پہلوؤں کو نہایت عرق ریزی سے ترتیب دیا ہے۔کتاب ہذا میں پانچ ابواب ہیں ہر باب میں الگ الگ فصلیں ہیں، کتاب کی حسن ترتیب کمال ہے، اشعار اصل عربی زبان میں ہیں اور ان پر فاضل مؤلف نے اعراب بھی لگا دیئے ہیں۔ان اشعار کو پڑھتے ہوئے یوں لگتا ہے جیسے

ہر بات اک صحیفہ امی رسول ﷺ کی

صحابہ کرامؓ نے اتباع رسول ﷺ میں فنا ہو کر ایسے شاندار اور جاندار اشعار کہے ہیں کہ یوں لگتا ہے کہ قرآنی آیات آپس میں ملتے ہوئے رسول ﷺ کی مدح سرائی کر رہی ہیں۔

بہرحال زیر تبصرہ کتاب کے مطالعہ سے مخالفین ومعاندین کے تمام رکیک وفاسد شکوک وشبہات رفع ہوجائیں گے اور ساتھ ہی ان کی اصلاح بھی ہوجائے گی اور ان کو پتہ چلے گا کہ بذریعہ نعت سیرت کی صحیح ترجمانی اہلحدیث ہی کر سکتے ہیں۔

نوٹ:

کتاب حاصل کرنے اور مفت تقسیم کرنے کے لیے حافظ نثار مصطفیٰ سے رابطہ کریں۔(0300-6150738)

☆..........☆..........☆

حافظ امتیاز احمد مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور کو صدمہ!

گزشتہ دنوں حافظ امتیاز احمد مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور کے لخت جگر مختصر علالت کے بعد اپنے مقررہ وقت پر دارفانی سے دارالبقاء کی طرف رخصت ہوگیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون، مرحوم کی نماز جنازہ بذات خود حافظ امتیاز احمد نے نہایت رقت آمیز انداز میں پڑھائی۔

جبکہ دوسری نماز جنازہ قاری جاوید اقبال نے پڑھائی۔نماز جنازہ میں اہل علاقہ کے علاوہ جامعہ اہلحدیث لاہور سے شہادت طور، قاری فیاض احمد، حافظ عبدالوحید التوحید موٹرز والے، مولانا عمران مغل، شاہ نواز بخاری، حافظ ثمر اقبال، لیاقت باورچی، ساجد محمدی، حافظ وسیم ڈوگر، حافظ محمد اکرم، حافظ اسماعیل، حافظ محمد شوکت، حافظ محمد ارشد یزدانی، حافظ یونس عزیز و دیگر طلباء نے شرکت کی۔ادارہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین (ادارہ)

تندرستی کے لیے مشورے

ڈاکٹر حافظ محمد فاروق

جہاں تک کام چلتا ہو غذا سے	☆	وہاں تک چاہیے بچنا دوا سے
اگر تجھ کو لگے جاڑے میں سردی	☆	تو استعمال کر انڈے کی زردی
جو ہو محسوس معدے میں گرانی	☆	تو پی لے سونف یا ادرک کا پانی
اگر خون کم بنے بلغم زیادہ	☆	تو کھا گاجر چنے شلغم زیادہ
جگر کے بل پر ہے انسان جیتا	☆	اگر ضعف جگر ہے کھا پپیتا
جگر میں ہوا گر گرمی دہی کھا	☆	اگر آنتوں میں خشکی ہو تو گھی کھا
تھکن سے ہوں اگر عضلات ڈھیلے	☆	تو فوراً دودھ گرما گرم پی لے
جو طاقت میں کمی ہوتی ہو محسوس	☆	تو مصری کی ڈلی ملتان کی چوس
زیادہ گردماغی ہے تیرا کام	☆	تو کھالے شہد کے ہمراہ بادام
اگر ہو قلب کی گرمی کا احساس	☆	تو مربہ آملہ کھا اور انناس
جو دکھتا ہو گلا نزلے کے مارے	☆	تو کر نمکین پانی کے غرارے
اگر ہے درد سے دانتوں کے بیکل	☆	تو انگلی سے مسوڑوں پر نمک مل
جو بدہضمی میں چاہے تو آفاقہ	☆	تو دو اک وقت کا کرلے تو فاقہ

نام نہادمسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ؟......حافظ عبدالغنی، ناظم تبلیغ کلیۃ القرآن والحدیث اسحاق آباد

ایک ہی پربھو کی پوجا ہم اگر کرتے نہیں	☆	ایک کے دربار میں سر آپ بھی دھرتے نہیں
اپنی سجدہ گاہ اگر دیوی کا یہ استھان ہے	☆	آپ کے سجدوں کا مرکز بھی تو قبرستان ہے
اپنے دیوتاؤں کی گنتی ہم اگر رکھتے نہیں	☆	آپ بھی اپنے داتاؤں کو گن سکتے نہیں
جتنے کنکر اتنے شنکر یہ اگر مشہور ہے	☆	جتنے مردے اتنے سجدے آپ کا دستور ہے
وقت مشکل ہے اگر نعرہ میرا بجرنگ بلی	☆	آپ کو دیکھا لگاتے نعرہ حیدر علی
جس طرح ہم ہیں بجاتے مندروں میں گھنٹیاں	☆	مرقدوں پر آپ کو دیکھا بجاتے تالیاں
ہم بھجن کرتے ہیں گا کر دیوتا کی خوبیاں	☆	آپ بھی عرسوں پہ گاتے ہیں جھوم کر قوالیاں
ہم چڑھاتے ہیں بتوں پر دودھ یا پانی کی دھار	☆	آپ کو دیکھا چڑھاتے سبز چادر پھول دار
بت کی گر پوجا کریں ہم کو ملے نار محشر	☆	آپ پوجیں قبر کو کیونکہ ملے جنت میں گھر
کتنا ملتا جلتا میرا آپ کا ایمان ہے	☆	آپ کہتے ہیں مگر ہندو تو بے ایمان ہے
تم بھی مشرک ہم بھی مشرک معاملہ تو صاف ہے	☆	جنتی تم دوزخی ہم یہ کوئی انصاف ہے
ہم بھی جنت میں رہیں گے تم اگر ہو جنتی	☆	ورنہ دوزخ میں ہمارے ساتھ ہوں گے آپ بھی

تم ہی بتاؤ کیا یہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے؟

مولانا قاری تاج محمد شاکر، پتوکی

ہر عمل جس کو دیکھا خلاف رسول ﷺ ہے	☆	تم ہی بتاؤ کیا یہ محبت رسول ﷺ ہے؟
جس عمل پر نہ ہوگی اطاعت مصطفیٰ ﷺ	☆	بھلا ایسی عبادت میرے رب کو قبول ہے؟
خرافات کا مرقع جشن وجلوس ہے	☆	بھلا سنت سے بے وفائی عشق رسول ﷺ ہے؟
یہ روشنیاں جھنڈیاں ڈھولوں کی تھاپ تھاپ	☆	تم ہی بتاؤ اہل ایمان کا اصول ہے؟
باجے موسیقیاں اور ساتھ ساتھ نعتیں	☆	یہ عقل کا فریب ہے نگاہوں کی بھول ہے؟
بیت اللہ اور گنبد خضرآء کے ماڈلز	☆	اور جہلاء کا طواف کرنا کس سے منقول ہے؟
یہ پہاڑیاں اور چندے رستوں کو روک کر	☆	یہ عشق رسول ﷺ ہے کہ بزم چندہ وصول ہے؟
اپنے لیے حضور ﷺ نے چندہ کبھی نہ مانگا	☆	یہ حرمت رسول ﷺ ہے کہ توہین رسول ﷺ ہے؟
سنت نبی ﷺ سے عاری اور نقلی داڑھیاں	☆	بھلا تم بتاؤ اسوۂ ابن بتول ہے؟
وفات نبی ﷺ پر جشن گانے موسیقیاں	☆	کیا صحابؓ مصطفیٰ و کا یہی معمول ہے؟
اس دن چراغاں جشن ڈانس چہ معنی دارد	☆	جس دن پیاری فاطمہؓ حزین وملول ہے؟
میری ہزار جان تصدق حضور ﷺ پر	☆	میرے لبوں پہ ہردم نعت رسول ﷺ ہے
ان جیسا قسم رب کی آیا نہ آئے گا	☆	سب سے بلند وبالا محمد رسول ﷺ ہے
ان کی اطاعت میں ہی جنت ملے گی تاج	☆	حب الٰہی پیروی سنت رسول ﷺ ہے

محمد اعظم صاحب اور ڈاکٹر شہباز احمد شیخ کو صدمہ

گزشتہ دنوں ڈاکٹر شہباز احمد شیخ اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ جمعۃ المبارک کی ادائیگی کے لیے جا رہے تھے۔ اچانک ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ موٹر سائیکل سے گر کر قومہ کی حالت میں چلی گئیں۔ تقریباً قومہ کی حالت میں متوفیہ چھ دن تک موت کی کشمکش میں رہی، آخر کار جمعہ کے روز اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک سیرت، خوش اخلاق، مہمان نواز اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ ان کی نماز جنازہ ٹاؤن شپ میں حافظ عبدالماجد سلفی نے نہایت رقت آمیز انداز میں پڑھائی، مرحومہ کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحومہ کے تین بچے ہیں جن میں ایک ابھی شیر خوارگی میں ہے۔ تمام قارئین خصوصی طور پر دعا کریں کہ رب العالمین مرحومہ کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(دعا گو: حافظ نصر اللہ بھٹی السدیس ٹریول حج وعمرہ سروسز 17 جی گوہر سٹریٹ وحدت روڈ لاہور 042-35858604 / 0300-4341992)

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
فون مدیر مسؤل (042) 5854010
فون مدیر اعلیٰ 6581025 (042)
تنظیم اہلحدیث
C.P.L - 104

☆ خوشخبری ☆
جامعہ اہلحدیث لاہور کا
سعودی جامعات سے الحاق

سلف صالحین کے طریق کار کا علمبردار

☆ رئیس الجامعہ ☆
حافظ محمد جاوید روپڑی

جامعہ اہلحدیث لاہور

تعارف

جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور الحمد اللہ اپنے تعلیمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 25 قابل اور محنتی اساتذہ تعلیمی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔

قائم کردہ

حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑی″، خطیب پاکستان حافظ محمد اسماعیل روپڑی″ ورئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی″

تاسیس اول: 1914ء شہر روپڑ ضلع انبالہ تجدید تاسیس: 1949ء لاہور

شعبہ جات

جامعہ ہذا نو شعبوں پر مشتمل ہے۔ 1۔ تحفیظ القرآن الکریم، 2۔ درس نظامی، 3۔ وفاق المدارس السلفیہ، 4۔ دارالافتاء، 5۔ تصنیف والتالیف 6۔ فن مناظرہ، 7۔ دعوت والارشاد، 8۔ کمپیوٹر لیب، 9۔ طب اور اسکے ساتھ ساتھ ایف اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست۔

سعودی جامعات میں داخلے

جامعہ اہلحدیث سے کے طلباء کے لیے سعودی جامعات میں حصول تعلیم کے مواقع۔

وظائف

ہر ماہ طلباء کے لیے معقول وظائف

سالانہ اخراجات

جامعہ کا سالانہ خرچہ جس میں طلبہ کے قیام وطعام، ادویات، صابون، اساتذہ کرام وملازمین کی تنخواہوں سمیت تقریباً 71 لاکھ 69 ہزار 756 روپے بنتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

تعمیری منصوبہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے بیسمنٹ گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور پر تدریسی ورہائشی بلاک، کچن اور ڈائنگ ہال تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ جبکہ مزید دو فلور کی اشد ضرورت ہے۔ جس کا تخمینہ تقریباً 80 لاکھ ہے۔

اپیل: یہ تمام کام اللہ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے جاری ہیں اسلئے مخیر حضرات بڑھ چڑھ کر تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں۔

ترسیل زر کا پتہ
اکاؤنٹ نمبر 7066 یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ برانڈرتھ روڈ لاہور پاکستان

منجانب: حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور دفتر نمبر: 0423-7656730 موبائل: 0300-9476230